1236

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(103)/2011/439. Dated. 4th August 2011. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 11th August 2011 at 10.00 a.m. in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore **RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
4th August 2011 ***SPEAKER"***

1238

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 11۔اگست 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

صوبہ پنجاب کے مالی معاملات کے بارے میں عام بحث

1240

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : رانا محمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر : رانا مشہود احمد خان

قائد ایوان : میاں محمد شہباز شریف

قائد حزب اختلاف : راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔ ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے پی پی۔138

2۔ جناب اعجاز احمد خان، ایم پی اے پی پی۔151

3۔ ڈاکٹر محمد اختر ملک، ایم پی اے پی پی۔202

4۔ محترمہ حمیرا اویس شاہد، ایم پی اے ڈبلیو۔361

3۔ کابینہ

1۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک، صنعتیں معدنیات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال اور محنت*

3۔ ملک ندیم کامران : امداد باہمی اور بہبود آبادی*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (11۔اگست 2011) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ یکم مارچ 2011 وزراء کو عہدوں سے ہٹا دیا گیا۔

1241

4۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی و قوت برقی

5۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت و سرمایہ کاری

6۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

7۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

8۔ رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر* ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ، پبلک پراسیکیوشن، مواصلات و تعمیرات اور مال*

9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، ٹرانسپورٹ*

1242

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں : مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

2۔ جناب کرم الٰہی بندیال : کوآپریٹوز

3۔ جناب عبدالحفیظ خان : زکوٰۃ وعشر اور بیت المال

4۔ جناب ظفر اقبال ناگرا : ہاؤسنگ وشہری ترقی

5۔ جناب افتخار احمد خان : مذہبی امور و اوقاف

6۔ سردار محمد ایوب خان گادھی : تحفظ ماحولیات

7۔ محترمہ نازیہ راحیل : خصوصی تعلیم

8۔ جناب محمد سعید مغل : خوراک

9۔ جناب محمد آجاسم شریف : آبکاری ومحصولات

10۔ جناب محمد تجمل حسین : صنعت

11۔ جناب محمد خرم گلفام : ٹرانسپورٹ

12۔ جناب غلام نبی :

13۔ رانا محمد ارشد : سیاحت

14۔ جناب احسن رضا خان : خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

15۔ جناب عامر سعید انصاری : جیل خانہ جات

16۔ سردار میر بادشاہ خان قیصرانی : جنگلات

17۔ سردار شیر علی خان گورچانی : کالونیز واشتمال اراضی

18۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

1243

19۔ چودھری ممتاز احمد ججہ : ایجوکیشن

20۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت

21۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

22۔ ڈاکٹر سعید الہیٰ : صحت

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

1244

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

جمعرات، 11۔اگست 2011

(یوم الخمیس، 10۔رمضان المبارک 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 11 بج کر 55 منٹ

پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلۡ جَزَآءُ
الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾
وَمِنۡ دُوۡنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
مُدۡهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیۡهِمَا عَیۡنٰنِ
نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیۡهِمَا فَاکِهَةٌ
وَّنَخۡلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾

سُوۡرَةُ الرَّحۡمٰن آیات 59 تا 69

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(59) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے(60) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(61) اور ان باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں(62) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(63) دونوں خوب گہرے سبز(64) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(65) اِن میں دو چشمے اُبل رہے ہیں(66) تو تم

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(67)ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں(68)
تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(69)

وماعلینا الا البلاغ المبین o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
اُن کی شفقت غمِ کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
دُور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حضُوری کے مزے
میں یہاں اور میری جان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا دِل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1. ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے پی پی۔138
2. جناب اعجاز احمد خان، ایم پی اے پی پی۔151
3. ڈاکٹر محمد اختر ملک، ایم پی اے پی پی۔202
4. محترمہ حمیرا اویس شاہد، ایم پی اے ڈبلیو۔361

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر پہلا سوال محترمہ عارفہ خالد پرویز کی طرف سے ہے۔

جناب محمد معین وٹو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، معین وٹو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج پنجاب کا کاشتکار بہت بڑی پریشانی اور ہنگامی صورتحال سے دوچار ہے کیونکہ آج بازار میں کھاد بالکل میسر نہیں ہے۔ 1200 روپے والی کھاد کی بوری 2000 روپے میں بلیک میں مل رہی ہے تو میری صرف یہ گزارش ہے کہ آج جہاں اس مقدس ایوان میں سیاسی و دیگر موضوعات زیر بحث لانے ہیں تو آج اس ایوان میں کھاد کی صورتحال کو بھی ضرور زیر بحث لایا جائے کیونکہ اس کا ہنگامی طور پر نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پنجاب کے کاشتکاروں کو کھاد نہیں مل رہی جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔ ابھی چودھری ظہیر الدین خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی بات کرنا چاہ رہے ہیں تو اُس کے بعد آپ کو اس ایوان میں کھاد کی صورتحال کے حوالے سے جواب دینا ہوگا۔ جی، چودھری صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

جنوبی پنجاب کو الگ صوبہ بنانے کے حوالے سے

قرارداد کو Out of Turn ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اپوزیشن کی طرف سے چار پانچ issues کے ایجنڈا پر اجلاس بُلایا گیا تھا اُن میں سے ایک added issue پر ابھی میرے بھائی معین وٹو صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے میں اُس کی بھی تائید کرتا ہوں لیکن میں یہاں پر ایک بہت ہی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایک قرارداد دی ہوئی ہے اُس قرارداد کی اہمیت اور اُس کی وجوہات بیان کرنے کے لئے میں آپ سے وہ قرارداد out of turn لینے کے لئے گزارش کروں گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے یہ قرارداد دسمبر 2009 سے چلی آرہی ہے۔ ہم نے یہ قرارداد 2009 میں دی تھی، یہ قرارداد 25۔ جون 2010 کو اس ایوان میں پیش ہوئی۔ میں ابھی جو معروضات پیش کر رہا ہوں یہ اُس کی وجوہات ہیں جنہیں اگر آپ مجھے عرض کرنے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ قرارداد 25۔ جون 2010 کو اس وجہ سے lapse ہو گئی کہ اُس دن اجلاس prorogue کر دیا گیا۔ اُس کے بعد یہ قرارداد جب دوسری دفعہ آئی تو اُس وقت بھی اس کے ساتھ یہی ہوا کہ یہ lapse کر گئی تو اب میں اس قرارداد کو تیسری دفعہ دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم سیاسی لوگ ہیں تو ہمارے چیف منسٹر صاحب اور ہمارے قائد حزب اختلاف صاحب کی نظر اپنی انتخابی سیٹ کی وجہ سے صوبے کے تمام اضلاع اور صوبے کے طول و عرض پر ہوتی ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بے شمار ایسی قراردادیں ہیں جیسے کالا باغ ڈیم کی قرارداد ہے تو کالا باغ ڈیم کو بھی وفاقی حکومت نے ہی بنانا ہے۔ میں نے جس دن سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں یہ قرارداد جمع کرائی ہے تو جن لوگوں کے نقطہ نظر کا ہم احترام کرتے ہیں تو وہ لوگ میڈیا کے ذریعے سے میری اس قرارداد کے حوالہ سے مختلف اعتراضات اُٹھا رہے ہیں، جن کا ہم احترام کرتے ہیں ان کی رائے میڈیا دیتا رہتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری قرارداد دیئے جانے کے بعد دوسری طرف سے مختلف قسم کی چیزیں سامنے آتی رہی ہیں کہ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ اگر صوبہ کی انتظامی تقسیم کے بارے میں اس ہاؤس کا کام نہیں ہے تو مجھے ان لوگوں کی سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیسے کہتے ہیں کہ یہ کام یہاں کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں پہلے عرض کر لوں اس کے بعد وزیر قانون اس کا جواب دیں گے۔ ہم آپ کی wisdom سے بھی مستفید ہونا چاہیں گے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس جدید دور میں اگر مزید صوبے بنانے کو ملک کمزور کرنا کہا جاتا ہے تو جب پاکستان اور بھارت بنے تھے تو ہمارے پڑوس بھارت میں چودہ صوبے تھے اور آج وہاں پر اُنتیس صوبے ہیں جس سے وہ کمزور نہیں ہوا بلکہ انتظامی طور پر devolution ہوئی اور Chief Executive کی governance بہتر ہوئی۔

جناب والا! پچھلے ساڑھے تین چار سال کے اندر جنوبی پنجاب میں احساس محرومی اس شدت کے ساتھ ابھرا ہے کہ ہماری پارٹی اور پوری اپوزیشن جنوبی پنجاب کے صوبہ کو ضروری سمجھتی ہے۔ میں ایک بات واضح کر دوں کہ اس معاملہ کو twist دینے کے لئے لسانی بنیاد کی بات کی جاتی ہے۔ ہم قطعاً لسانی بنیاد پر اس کی بات نہیں کر رہے۔ ہم خصوصاً اور قطعاً یہ کہتے ہیں کہ یہ واضح رہے کہ اگر کسی کو ہمارے اس issue سے اختلاف ہے تو وہ کھل کر اختلاف کرے۔ ہم اختلاف کرنے والوں کی رائے کا احترام کرتے ہیں کیونکہ ہر کسی کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے۔ اگر حکومتی بنچوں کے کچھ لوگ اس سے اختلاف رکھتے ہیں تو غالب اکثریت ہمارے ساتھ اتفاق بھی رکھتی ہو گی۔ آپ اپنے چیمبر میں بلا کر فرداً فرداً جنوبی پنجاب سے منتخب ہونے والے کسی بھی ایم پی اے، ایم این اے اور سینیٹر سے پوچھیں گے تو میں یہ دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایک بھی جرأت نہیں کرے گا کہ وہ اس سے اختلاف کرے۔

جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بہت سی چیزوں پر اختلاف کرتے ہیں لیکن ایک brutal majority کی وجہ سے overrule ہو جاتے ہیں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جس میں majority ضمیر سے حاصل ہو جاتی ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کا کوئی شخص بھی اس کی مخالفت نہیں کرے گا کیونکہ انہوں نے سیاسی طور پر زندہ رہنا ہے، جن لوگوں نے سیاسی طور پر جنوبی پنجاب میں زندہ رہنا ہے وہ ان کی خواہشات کا احترام کریں گے۔ میں اس کی وجوہات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ کے طول و عرض کا اگر مشاہدہ کیا جائے تو پنجاب کا دارالخلافہ border پر ہے اور اتفاق ایسا ہے کہ رحیم یار خان کی نسبت امرتسر لاہور کے زیادہ قریب ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی تمام appellate courts and authorities لاہور میں ہیں۔ اگر لوگوں کو سہولت پہنچانا مقصود ہے تو ہماری پارٹی جو چاروں صوبوں میں موجود ہے، ہمیں کبھی اس بات کا خیال نہیں آئے گا کہ اگر انتظامی امور پر ایک علیحدہ یونٹ، انتظامی ڈویژن یا کوئی اور صورت ہوتی ہے تو ہمیں سیاسی طور پر اپنا پروگرام دینے میں کوئی چیز مانع نہیں آ سکتی۔ میں نہایت افسوس سے عرض کرتا

ہوں کہ ایک Chief Executive کے ہوتے ہوئے ملوکیت کی خواہش دل میں ہوتی ہے جو کہ ان چیزوں سے روکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Divisible Pool سے پنجاب کو 560۔ارب روپے سے زائد ملے، پچھلے سال اور اس سے پچھلے سال کی تقسیم کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کیوں جنوبی پنجاب کے لوگوں میں یہ تحریک پیدا ہوئی۔ میں واضح کرتا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں دوسری زبانیں بولنے والے لوگ بھی رہتے ہیں لیکن انتظامی امور کے حوالے سے آپ دیکھیں کہ پہلا کارڈیک سنٹر بنتا ہے تو وہ لاہور میں بنتا ہے، جس کو راجن پور میں دل کی تکلیف ہوتی ہے وہ ملتان تک آتے آتے فوت ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بہت لمبا ہو گیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! محاصل کی مسابقتی تقسیم نے مجبور کیا ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے لوگ پینے کے پانی کے لئے ترستے ہیں اور فی کس جو خرچ آتا ہے اس کا آپ اندازہ لگائیں گے کہ جھنگ کے اندر تین سو روپے، رحیم یار خان کے اندر ساڑھے پانچ سو روپے اور یہاں لاہور میں دس ہزار روپے ہوتا ہے یہ فرق اتنا زیادہ کیوں ہے؟

جناب والا! میں یہاں پر یہ عرض کرتا چلوں کہ سیکرٹریٹ سے آپ کو کچھ چیزوں کو kill کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے تو اچھے سپیکر کا attitude یہ ہوتا ہے کہ وہ سیکرٹریٹ اور وزیر قانون سے زیادہ مشورہ نہیں لیتے۔

جناب سپیکر: کیا وہ قواعد و ضوابط سے باہر نکلنے کا مشورہ دیتے ہیں، کیا کسی ممبر کو قواعد و ضوابط سے باہر نکلنا چاہئے؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں صرف دو باتیں عرض کروں گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: انہیں بات کرنے دیں۔ آرڈر پلیز۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! مجھے نہ سنا جانا اس بات کے مترادف ہے کہ آپ جنوبی پنجاب کے لوگوں کی بات سننا نہیں چاہتے، جو میری معروضات نہیں سننا چاہتے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنوبی پنجاب کی خواہشات کو رد کرنا چاہتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! رولز آپ کو اس بات کا اختیار دیتے ہیں کہ آپ کسی بھی ممبر کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دیں۔ محترم چودھری ظہیر الدین خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں اور اس میں وہ کچھ باتیں ایسی بھی کر رہے ہیں کہ جس طرح سے انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب کے عوام کی بات نہیں سنی جا رہی تو کچھ دوسرے ممبران بھی اپنے اندر یہ سوچ رکھتے ہیں کہ ان کی اس movement سے جنوبی پنجاب کے عوام کے ساتھ دھوکا اور زیادتی ہو رہی ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ چودھری صاحب کے بعد جو ممبر بات کرنا چاہے اسے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! میں ضرور موقع دوں گا۔ جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ میں جس طرح ان کی بات مانتا ہوں میری خواہش ہے کہ اسی طرح ہماری بات کو بھی مانا جائے۔ یہاں سارے بھائی اپنی رائے کا اظہار کریں کیونکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جنہوں نے اس بات کی مخالفت کرنی ہے وہ کھل کر مخالفت کریں اور چھپ کر مخالفت نہ کریں۔ جنوبی پنجاب کے عوام اب کوئی sugar quoted گولی نہیں لیں گے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک آواز اٹھی تھی کہ کمیشن بنا دیا جاتا۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"ہم سب کی ایک ہی آواز لے کر رہیں گے جنوبی پنجاب" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جمہوری طریقہ یہ ہے کہ سب ممبران اس پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ یہ جمہوری ایوان ہے۔ اس جمہوری ایوان کے اندر ہمارے بزرگ ترین ساتھی، قابل قدر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بھی اپنی رائے کا اظہار فرمائیں، انشاء اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اور ہم ان کی رائے کی قدر کریں گے۔ یہ جو کہیں گے اس کو ایک دانشمند انسان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں سمجھیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بحث ایک مکالمہ ہی ہوتا ہے اور یہ مباحثہ ہی ہوتا ہے جو کسی اچھے نتیجے پر پہنچتے ہیں کیونکہ جھگڑے سے آج تک کسی چیز کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ایک آواز اٹھی کہ پاکستان کی سطح پر ایک کمیشن بنا دیا جائے۔ گو کہ ہم کمیشن سسٹم کے خلاف ہیں لیکن اس پر کمیشن ضرور بنایا جائے۔ کمیشن اس لئے بنایا جائے کہ اس کی ضرورت

نہیں ہے مگر جب یہاں سے آواز اٹھی ہے تو وہاں کی آواز ایوان کے اندر نظر آ رہی ہے۔ دوسرے صوبوں میں کسی جگہ پر یہ آواز نہیں اُٹھ رہی مگر دوسرے صوبوں کے بارے میں اس طرح کی بات کیوں کروائی جا رہی ہے لہذا یہ روّیہ ختم ہونا چاہئے۔ میں جناب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے جنوبی پنجاب کے عوام کی نظریں اس ایوان پر ہیں۔ میں یہ فقرہ پھر دہراتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، دہرائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: یہ میری آخری بات ہے کہ اس وقت پورے جنوبی پنجاب کے عوام کی نظریں اس ایوان پر ہیں۔ اگر اِس کو رد کیا گیا تو یہ ایک پُرامن مطالبہ کوئی اور شکل بھی اختیار کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! قرارداد لانے کا بھی ایک طریق کار ہے مگر آپ اُس کے مطابق نہیں لائے۔ میں اس پر اپنی ruling محفوظ رکھتا ہوں اور میں اسے بعد میں دوں گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! مجھے یہ قرارداد out of turn پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ایک قرارداد چودھری ظہیر الدین صاحب کی طرف سے آئی ہے اور ایک قرارداد میری طرف سے آئی ہے۔ پہلے میری بات سنی جائے۔

جناب سپیکر: نور نیازی صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں بھی ایک قرارداد لے کر آیا ہوں۔ پہلے مجھے پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں یہاں پر کسی کو بات نہیں کرنے دوں گا۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر کھڑے ہیں۔ پہلے اُن کی بات سنیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کا محرک ہوں۔

I will not allow anybody.

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر کھڑے ہیں، پہلے مجھے اُن کی بات سننے دیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! پہلے میری بات ہو لینے دیں پھر اُس کے بعد یہ بات کر لیں۔

جناب سپیکر: علی نور نیازی صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں بھی ایک قرارداد کا محرک ہوں اس لئے میری بات ہونے کے بعد اپوزیشن لیڈر بات کر لیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور" کی نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر کھڑے ہیں مگر اُن کا مائیک نہیں کھولا جا رہا۔ نور نیازی کا مائیک بند کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"ہم سب کی ایک آواز، جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہاؤس in order کریں۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! پہلے اپوزیشن لیڈر کی بات سنی جائے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے قرارداد جمع کرائی ہے اس لئے میں اپنی بات کرنے سے پہلے کسی کو نہیں بولنے دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ڈھلوں صاحب! تشریف رکھیں۔ ہاؤس میں چلا رہا ہوں، آپ نہیں چلا رہے۔ جی، اپوزیشن لیڈر صاحب! آپ بات کریں اور بے شک جو مرضی بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

معزز ممبران: پہلے یہ بجلی بنائیں۔۔۔

MR SPEAKER: No cross talk. No cross talk. Order in the House.

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج ایک انتہائی اہم issue پر بات کرنے کے لئے مجھے اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو issue کا پتا ہو گا لہذا بولیں جو آپ بولنا چاہتے ہیں۔ ویسے آپ کا issue تو مالی معاملات کے بارے میں تھا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ابھی آپ نے اجازت دی ہے تو اُس پر میں آپ کا شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جی، میں بول رہا ہوں۔ آپ سنیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال آپ ہی کی طرف ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ آواز اب دب نہیں سکتی۔ اِس کو سننا نہیں بلکہ عمل کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: یہاں کوئی آواز کو دباتا نہیں ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہے یہاں کسی کی بھی آواز نہیں دبائی جا سکتی۔ آپ ذرا زور سے بولیں مجھے اس پر کیا اعتراض ہے؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک عرصہ دراز سے ہم آپ سے اور حکومت سے یہ گزارش کرتے رہے کہ آپ اپنا روّیہ تبدیل کریں۔

جناب سپیکر: کیا کہہ رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کا روّیہ تو بہت اچھا ہے۔ میں حکومت کی بات کر رہا ہوں۔ حکومت کے روّیے کی وجہ سے پنجاب کے بہت سے علاقوں میں احساس محرومی پیدا ہوا اور اُس احساس محرومی سے ظلم یہ ہوا کہ فنڈز کی تقسیم غلط ہوئی اور تختِ لاہور نے پورے صوبے کے فنڈز اٹھا کر رائے ونڈ میں لگا دیئے۔ پورے جنوبی پنجاب کے فنڈز یہاں تک کہ فیصل آباد سے سارے فنڈز اٹھا کر رائے ونڈ میں لگا دیئے گئے۔ یہاں پر احساس محرومی کی انتہا یہ ہے کہ اب جنوبی پنجاب کا کاشتکار لاہور کی سڑکوں پر آتا ہے۔ ظلم اور زیادتی دیکھیں کہ یہ تختِ لاہور کو مضبوط کرنے کے لئے مغل شہزادوں کی طرح حکومت چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پہلے بجلی تو پیدا کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! محترمہ کو خاموش کرائیں۔ مجھے بھی جواب دینا آتا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ کوئی cross talk نہ کرے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جب فنڈز کی تقسیم کے حوالے سے پورے صوبہ خاص طور پر جنوبی پنجاب کو ignore کیا جائے گا، جب زیادتی کی انتہا ہو جائے گی اور لوگوں میں احساس محرومی بڑھے گا تب یہ صوبہ صحیح طور پر نہیں چل سکے گا۔ میں یہاں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ یہاں پر موجود کسی ممبر میں اخلاقی جرأت ہے جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتا ہے وہ ہاتھ کھڑا کرے کہ میں صوبہ بننے کے خلاف ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے کسی سے رائے نہیں مانگی۔ آپ بات کرتے جائیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے رائے مانگی ہے مگر کوئی بھی اس کے خلاف نہیں بولا۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یہاں بجلی ہے اور نہ گیس ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں اور cross talk مت کریں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انہوں نے جنوبی پنجاب کو اس کا کیا حق دینا ہے یہ تو اس ایوان کی کابینہ مکمل نہیں کر سکتے اور ان میں اتنا ظرف نہیں کہ اپنے اختیارات اپنے وزیر کو دے سکیں تو یہ جنوبی پنجاب کے عوام کو کیا حق دیں گے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی نہیں ہے، گیس نہیں ہے، فیصل آباد میں انڈسٹری بند ہے اور ظالمو جواب دو بجلی چوری کا حساب دو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور قائد حزب اختلاف کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس صوبے کا وزیر اعلیٰ اپنی کابینہ مکمل نہ کر سکتا ہو، اپنی کابینہ کو اختیارات نہ دے سکتا ہو تو وہ جنوبی پنجاب کے عوام کو اختیار دے گا، کیا وہ جنوبی پنجاب کے عوام کو ان کے حقوق دے گا اور وہ ان کے ساتھ ہونے والے مظالم کا ازالہ کرے گا؟ جب سیلاب آیا

تو جنوبی پنجاب کے عوام کے ساتھ ان نااہل حکمرانوں نے جو ظلم کیا وہ پاکستان کی تاریخ میں اس سے بڑا ظلم کبھی نہیں ہوا۔ اس ظلم اور زیادتی کے بعد جنوبی پنجاب کا غریب کسان رائے ونڈ پر ماتم کر رہا ہے اور یہ جنوبی پنجاب کی آواز کو اس طرح سے نہیں روک سکتے۔ اس کے لئے اگر خون دینا پڑا تو دیں گے اور اگر جان دینا پڑی تو جان بھی دیں گے۔ ہم تخت لاہور کو "تُن" کر رکھیں گے۔ اب ان "مغل شہزادوں" کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہم سب کی ایک آواز نہیں رکے گا جنوبی پنجاب" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ معزز ممبران راجہ صاحب کی بات سنیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران میرے لئے قابل احترام ہیں اور میرے بڑے بھائیوں کی طرح سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ بھی یقیناً چاہتے ہوں گے کہ جنوبی پنجاب علیحدہ صوبہ بنے، وہ بھی یہ چاہتے ہوں گے کہ جنوبی پنجاب کے عوام کا احساس محرومی ختم ہو اور وہ بھی چاہتے ہوں گے کہ جنوبی پنجاب کے ساتھ تخت لاہور کی طرف سے ہونے والی زیادتی کا ازالہ ہونا چاہئے۔ وہ معزز ممبران جو جنوبی پنجاب سے پیار کرتے ہیں، جو اس دھرتی سے پیدا ہوئے ہیں، جو اس دھرتی سے کھاتے ہیں تو کون ہے جو اس سے وفا نہیں کرے گا؟[****]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"ظالمو جواب دو کرپشن کا حساب دو اور بجلی کا حساب دو" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جب جنوبی پنجاب صوبہ بن جائے گا تو تخت لاہور سمٹے گا اور اس وقت ہم شہباز شریف کا مقابلہ کریں گے۔ وہ چاہتے ہیں کہ سنٹرل پنجاب میں میاں برادران کی حکومت ہو گی لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی میاں برادران کا مقابلہ کرے گی اور انشاء اللہ لاہور سے انہیں شکست ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"راجہ ہم شرمندہ ہیں بی بی تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1258 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، میں معزز ممبران سے بار بار کہہ رہا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ جو ناراض لیگ ہے، یہ جنوبی پنجاب سے بھی ناراض ہے اور اب چودھری نثار بھی ان کا ساتھ چھوڑ گیا ہے۔ اب ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے اور یہ اپنے ہی ساتھ ہیں تو اب اللہ کے فضل سے ان کے ہاتھ سے جنوبی پنجاب گیا ہے، پھر پوٹھوہار جائے گا، پھر فیصل آباد جائے گا اور ساندل صوبہ بنے گا اور رانا ثناء اللہ بھی ساتھ چھوڑ جائے گا۔ یہ تخت لاہور اب الٹنے والا ہے اور اب اس الٹنے سے جس نے نیچے آنا ہے آ جائے۔ جنوبی پنجاب کے غیرت مند اس کے نیچے نہیں آئیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، نور خان نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آج میں نے انتظامی بنیاد پر ایک نیا صوبہ بنانے کے حوالے سے ایک قرارداد ہاؤس میں پیش کی ہے جس کو ہم نے صوبہ تھر کا نام دیا ہے جو تھل کے علاقہ پر مشتمل ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! [******]

جناب سپیکر: بسراء صاحب! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے ان کو floor دیا ہے، آپ تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! ہمارا مؤقف ہے کہ میں اور میری جماعت صرف پنجاب میں ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں انتظامی طور پر نئے صوبے بنانے کے حق میں ہیں لیکن آج لسانیت، عصبیت اور تعصب کی آگ اس پُرامن صوبے میں لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم مخالفت کر رہے ہیں، میں ڈنکے کی چوٹ پر اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بات سنیں، بسراء صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ یہ مناسب نہیں ہے، پہلے نیازی صاحب کو بات کرنے دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1258 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!ان لوگوں نے پہلے پاکستان کو دہشت گردی کا تحفہ دیا، پھر ان لوگوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اس بھتہ خور جماعت کو promote کیا۔اس لسانیت اور عصبیت کے نتیجہ میں کراچی، حیدر آباد جل رہے ہیں بلکہ پورا ملک اس آگ میں جل رہا ہے۔ اس ملک کے معصوم لوگوں کی بوری بند لاشیں ان بھتہ خوروں کی طرف سے ہمیں تحفے میں مل رہی ہیں۔(قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر![******]

جناب سپیکر: بسراء صاحب!تشریف رکھیں۔No, please

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!سب جانتے ہیں کہ کون اس ملک کا وفادار ہے اور کون صرف اور صرف اپنے آپ کو سیاسی فائدہ پہنچانے کے لئے اس ملک کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کر رہا ہے۔ نور خان نیازی تو ڈنکے کی چوٹ پر ان کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ آئیں!میرے حلقے میں جس کو بھی میرے مقابلے پر کھڑا کرنا چاہیں کھڑا کر لیں۔ بے شک یہ اپنے قائد کو لے آئیں میں ان کی ضمانت ضبط کرا دوں گا۔(شور وغل)

جناب سپیکر: بسراء صاحب!یہ کیا طریقہ ہے؟آپ کہتے ہیں کہ صرف ہماری بات سنی جائے اور کسی کی بات نہ سنی جائے۔آپ تشریف رکھیں اور ان کی بات سننے دیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!حجۃ الوداع کے موقع پر ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں جو پیغام دیا یہ لوگ آج اس کی نفی کر رہے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت کی تمام عصبیت اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں۔[******](شور وغل)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر![******]

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!میں سرائیکی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ان کو کس نے حق دیا ہے کہ میرے ضلع کو اپنی قرارداد میں شامل کریں۔ ہم آج لسانیت اور عصبیت کی بنیاد پر بننے والے کسی صوبے میں شامل نہیں ہوں گے۔انتظامی طور پر تھل کے علاقے کو علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔یہی وہ لوگ ہیں۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1259 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: نازیبا الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔ ان کے الفاظ کو بھی حذف کر دیا جائے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں احساس محرومی کی باتیں کرنے والوں کو کہنا چاہتا ہوں کہ اصل احساس محرومیت تو ہمیں ہے۔ ان کے پاس تو میڈیکل کالجز ہیں اور ان کے پاس یونیورسٹیاں ہیں۔ ہمارے علاقے میں جو بچہ گریجویشن کرے اس کے پاس پوسٹ گریجویشن کے لئے کوئی کالج نہیں ہے۔ (شور وغل)

یہ پہلے اس صوبہ کو بجلی تو دیں۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو کہتا ہوں کہ وہ پہلے اس ملک کو تو ٹھیک کریں پھر نئے صوبے بنائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر یہ کہتا ہوں کہ [***] صرف ایک جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے آج چودھری ظہیر الدین خان نے قرارداد پیش کی ہے۔

(اس مرحلہ پر پیچھے بیٹھے ہوئے ایک معزز ممبر نے جناب علی حیدر نور خان نیازی پر ایجنڈے کی کاپیاں دے ماریں جس پر جھگڑا شروع ہوا اور تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

MR SPEAKER: Order please, Order in the House, Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ فوزیہ بہرام نے اپنی نشست سے اٹھ کر پیچھے سے آکر معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی کو پینسل ماری) (قطع کلامیاں)

بسراء صاحب معاملات کو ٹھیک کریں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں دونوں طرف کے معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ علی نور نیازی صاحب! آپ کو بھی معزز ممبران اسمبلی کا خیال رکھنا چاہئے۔ جس طرح آپ معزز ہیں وہ بھی اتنی ہی معزز ہیں۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! کوئی بھی ممبر اسمبلی چاہے وہ مرد یا عورت ہو ان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ آکر کسی ممبر اسمبلی کو touch کرے، وہ مجھے پنسل مارے یا میرے پاس آئے۔ یہ کسی کو استحقاق حاصل نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1259 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ فوزیہ بہرام جناب علی حیدر نور خان نیازی
کی نشست کے سامنے آکر کھڑی ہو گئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ اچھی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اجلاس ایک گھنٹے کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ایک گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)

(ایک گھنٹے کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 2 بج کر 2 منٹ پر
کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا آپ سب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اجلاس adjourn کرنے سے پہلے علی حیدر نور خان نیازی نے ہماری ایک معزز ممبر کی مرحومہ والدہ صاحبہ کو گالی دی ہے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ وہ الفاظ حذف کئے جائیں اور نور خان نیازی کو ہدایت کریں کہ وہ معذرت کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ الفاظ یہاں تک نہیں سنے گئے۔ اگر نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تو اُن کو حذف کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک معزز ممبر کو گالی دینے پر بھی وہ اس ہاؤس میں معافی مانگیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر وہ یہاں موجود نہیں ہیں تو انہیں بلا کر اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ معزز ممبر سے معافی مانگیں۔[********]

جناب سپیکر: جی، میں نے سارے الفاظ حذف کرا دیئے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر ہم اپنا حق مانگتے ہیں [*******] اس پر ہمیں آپ کی توجہ چاہئے کہ کیا ہم یہاں پر اپنے حقوق کی بات کرنا چھوڑ دیں اور اپنا حق مانگنا چھوڑ دیں؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم اپنا حق مانگتے ہیں اور ہمارے ساتھ جو ظلم و زیادتیاں ہو رہی ہیں کہ ہمارے سارے فنڈز تختِ لاہور کھا رہا ہے۔ [*****] (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ہم نے ایسے الفاظ استعمال کرنے کی کسی کو اجازت ہی نہیں دی۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! کیا جنوبی پنجاب اور پاکستان الگ الگ ہیں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس دائی کو چپ کرائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں، یہ سارا ماحول کس نے خراب کیا ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جس نے خراب کیا ہے اُس کا آپ کو پتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بھی پتا ہے کہ کس نے ماحول خراب کیا ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: اگر پتا ہے تو action کیوں نہیں لیتے؟

جناب سپیکر: جی، اُس کا بھی علاج کرتے ہیں اور اچھا علاج کرتے ہیں You will see that فی الحال آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! غزالہ رانا کو بھی بٹھائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے اُن کو کہہ دیا ہے۔ میں نے آپ کو floor نہیں دیا لہذا اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یہاں پر collection کرائیں کہ کیا پاکستان اور جنوبی پنجاب علیحدہ علیحدہ ہیں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: آپ دیکھیں کہ یہاں پر ماحول کس نے خراب کیا ہے؟

جناب سپیکر: جب آپ کی باری آئے گی تب آپ بے شک بولیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! راناثناء اللہ نے یہاں پر ماحول خراب کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ اس بات کو مانیں کہ راناثناء اللہ کی وجہ سے یہاں پر ماحول کو خراب کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں ماحول کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں، اپنی جگہ پر بیٹھیں اور مجھے سمجھانے کی کوشش مت کریں۔ میں نے آپ کو بولنے کی اجازت نہیں دی۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب سپیکر! اِن لوگوں کی وجہ سے ماحول خراب ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج ایک بات کا فیصلہ کر لیں کہ ابھی محترمہ ثمینہ خاور نے ہماری ایک معزز ممبر جو ڈاکٹر ہیں اُن کے بارے میں کہا ہے کہ وہ دائی ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ اِن کو یہ کیسے پتا ہے کہ وہ دائی ہیں اور ڈاکٹر نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ میں تمام معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے دائی کہا ہے۔ میں اِن کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کر سکتی ہوں۔ اِن کو پتا ہونا چاہئے کہ میں جعلی ڈگری والی نہیں ہوں اور ایک ڈاکٹر ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ لوگ arguments سے بات کریں۔ یہ ہانڈیاں جو لوٹا کہتی ہیں مگر اِن کی ڈگریوں کا پتا نہیں کہ کون سی اور کہاں سے آئی ہیں؟

جناب سپیکر: کچھ خیال کریں۔ تمام ممبران کے مائیک بند کئے جائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ لوٹے کا مائیک کھلواتے ہیں مگر ہمارا مائیک کیوں نہیں کھلواتے؟

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں۔ محترمہ! میں بار بار آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ اس طرح بات نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ تمام حضرات میری بات غور سے سنئے گا کہ آپ کو ساری دنیا دیکھ رہی

ہے لہذا کچھ خدا کا خوف کھائیں۔آپ تمام لوگ کچھ سوچیں کہ کل کو دنیا آپ کو کیا کہے گی؟ علی حیدر نور نیازی صاحب! میں آپ سے پُرزور گزارش کرتا ہوں کہ آپ معذرت کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"تیرا خواب میرا خواب، جنوبی پنجاب جنوبی پنجاب" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Order please, Order please!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج پاکستان کے حالات ان کی وجہ سے خراب ہوئے ہیں۔ یہ جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں مگر جنوبی پنجاب ہمارا حصہ ہے اور ہم اِن کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اگر ہزارہ صوبے کی بات ہوتی ہے، وہاں پر قتل و غارت ہوتی ہے اور کراچی جیسے شہر میں بربادی ہوئی ہے تو وہ آصف علی زرداری نے پیدا کی ہے۔ آج یہ پاکستان کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ 1973 کی روایت اب ہم نہیں دہرانے دیں گے۔ ہم اس حق میں ہیں کہ پورے پاکستان کے اندر انتظامی بنیاد پر صوبے بننے چاہئیں لیکن جس طرح یہ چاہتے ہیں ایسے نہیں بننے دیں گے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ ابھی توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ہے مگر اُن کی تقریر جاری تھی۔

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرکاری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے اہلکاران و ڈاکٹرز کا ایچ آئی وی ایڈز ٹیسٹ کروانے کا مسئلہ

*750: **محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کو بھرتی کرنے سے پہلے میڈیکل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، تمام ٹیسٹ جو کئے جاتے ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کو بھرتی کرنے سے پہلے ان کا ایچ آئی وی/ایڈز ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے بھرتی ہونے والے ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کا ایچ آئی وی/ایڈز ٹیسٹ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک یہ ٹیسٹ شروع ہو جائیں گے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) نیز آگاہی پروگرام کے تحت کیا حکومت محکمہ صحت میں پہلے سے تعینات ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کا ایچ آئی وی/ایڈز ٹیسٹ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گریڈ ایک سے اوپر تمام سٹاف کو بھرتی کرتے وقت (First entry into Government Service) سے پہلے درج ذیل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں:-

I) نظر کا معائنہ ii) ای سی جی

iii) ایکسرے iv) خون اور پیشاب کا روٹین معائنہ

v) ہیپاٹائٹس کے لئے سکریننگ

میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے بغیر کسی بھی سرکاری ملازم کی جوائننگ رپورٹ نہیں لی جاتی۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے تاہم کسی بھی امیدوار کا HIV/AIDs ٹیسٹ نہیں کیا جاتا۔

(ج) فی الحال ایسا نہیں ہے۔ نہ ہی ایچ آئی وی ایڈز کا ٹیسٹ ہو رہا ہے۔ ایچ آئی وی ایڈز ٹیسٹ صرف خون کا عطیہ دینے کے خواہش مند افراد کی سکریننگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ شعبہ طب میں خدمات سرانجام دینے والوں کے لئے ایسے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہ ہے۔

(د) محکمہ صحت میں پہلے سے تعینات ڈاکٹرز کا ایچ آئی وی ایڈز کا ٹیسٹ نہ ہو رہا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی پالیسی ہے۔ ایچ آئی وی ایڈز ٹیسٹ صرف خون کا عطیہ دینے کے خواہش مند افراد کی سکریننگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ شعبہ طب میں خدمات سرانجام دینے والوں کے لئے ایسے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہ ہے۔

چلڈرن ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2018: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران ایل پی کی مد میں کتنی رقم چلڈرن ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز کن کن فرموں، کمپنیز اور میڈیکل سٹورز سے کی گئی؟

(د) ادویات کی لوکل پرچیز کن کن مقاصد کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی منظوری کون سی اتھارٹی دے سکتی ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران جو رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی اس کی تحقیقات (انسپکشن) ہوئی تو کتنی رقم ہر سال خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(و) خُورد بُرد کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین قرار پائے نیز ان کے خلاف کیا کیا قانونی ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 07-2006 میں ہسپتال ہذا کا ٹوٹل بجٹ -/60161000 روپے تھا اور اس بجٹ میں سے لوکل پرچیز (40 فیصد) ادویات کے لئے -/24064400 روپے مختص تھا۔

مالی سال 08-2007 میں ہسپتال ہذا کا ٹوٹل بجٹ -/86939000 روپے تھا اور اس بجٹ کا لوکل پرچیز (40 فیصد) ادویات کے لئے -/34775600 روپے مختص تھا۔

(ب) مالی سال 07-2006 میں کل رقم -/12522114 روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے جو مد کا 21 فیصد تھا۔

مالی سال 08-2007 میں کل رقم -/15858815 روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے جو مد کا 18 فیصد ہے۔

(ج) چلڈرن ہسپتال میں تمام لوکل پرچیز گورنمنٹ ماڈل فارمیسی چلڈرن ہسپتال سے کی جاتی ہے۔

(د) چلڈرن ہسپتال ایک سپیشلائزڈ انسٹیٹیوٹ / ہسپتال ہے۔اس میں بچوں کے لئے 43 سپیشلائزڈ شعبے کام کر رہے ہیں۔اس وجہ سے چلڈرن ہسپتال میں بیشتر وہ ادویات استعمال کی جاتی ہیں جو دوسرے ہسپتالوں میں استعمال نہیں ہوتیں۔وارڈ کا انچارج ڈاکٹر مرض کی ضرورت کے مطابق ہسپتال میں موجود نہ ہونے والی ادویات اگر تجویز کرے تو یہ ادویات چیف فارماسسٹ کی recommendation پر میڈیکل ڈائریکٹر / ڈین کی منظوری سے لوکل پرچیز کی جاتی ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران سالانہ آڈٹ میں لوکل پرچیز فنڈ کے تحت خریداری میں کوئی مالی بے ضابطگی نہ پائی گئی۔

(و) خُورد بُرد نہ پائی گئی ہے۔

پی آئی سی لاہور۔بھرتی کی تفصیلات

*2019:جناب محمد نوید انجم:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا،ان کے نام، تعلیمی قابلیت،ڈومیسائل،عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کے لئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی ہے، ان اخبارات کے نام اور تاریخ نیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی، میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی ہے وہ بغیر میرٹ اور قواعد و ضوابط کے برعکس کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں 5 اسسٹنٹ پروفیسرز، 13 سینئر رجسٹرار، 16 میڈیکل آفیسر، 40 چارج نرسز اور 75 پیرامیڈیکس بھرتی کئے گئے جن کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ میں پانچ مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اخبار	رقم	تاریخ
-1	نوائے وقت	-/50782روپے	15-09-2006
-2	نوائے وقت	-/21673روپے	10-11-2007
-3	نوائے وقت	-/6414روپے	19-04-2008
-4	جنگ	-/3255روپے	30-06-2008
-5	ایکسپریس	-/46426روپے	19-07-2008

(ج) تمام بھرتی اشتہارات کے مطابق کی گئی تاہم اشتہارات میں درج جن اسامیوں کے لئے موزوں امیدوار نہ پایا گیا ان اسامیوں کو دوبارہ مشتہر کیا گیا۔ مثلاً پروفیسر آف پیڈ کارڈیک سرجری، پرفیوژنسٹ، اسسٹنٹ پرفیوژنسٹ، ایکسرے ٹیکنیشن، سی ٹی ٹیکنیشن، کیتھ لیب ٹیکنیشن وغیرہ۔

(د) ہر دفعہ بھرتی گورنمنٹ کی شائع شدہ کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق میرٹ پر کی گئی اور میرٹ گورنمنٹ کے طے کردہ سلیکشن کمیٹی کے تحت مرتب کیا گیا۔ بھرتی کے قواعد و ضوابط اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ سلیکشن کمیٹی مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل تھی۔

گریڈ 17 اور اس سے اوپر

-1	ہیڈ آف انسٹیٹیوٹ / میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	چیئرمین
-2	محکمہ صحت کا نمائندہ	ممبر
-3	نمائندہ S&GAD ممبر 4۔ متعلقہ شعبہ کا پروفیسر	ممبر

گریڈ ایک سے سولہ تک

1-	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	چیئرمین
2-	اے ایم ایس (ایڈمن)	ممبر
3-	ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	ممبر

سلیکشن کمیٹی کی سفارشات بورڈ آف مینجمنٹ پی آئی سی نے منظور کی۔

(ہ) حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق میرٹ پر بھرتی کی گئی۔

حلقہ پی پی۔141 لاہور میں قائم ہسپتالوں / ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*2402: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔141 لاہور میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہیں ان میں تعینات ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کے نام اور عہدہ کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارتوں میں کتنی کرائے پر اور کتنی محکمہ صحت کی ملکیت ہیں، الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز خالی اسامیاں حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔141 لاہور میں ایک DHQ, Hospital-II Shadbagh، ایک آئی ہسپتال، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، سوامی نگر لاہور اور 11 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ جن میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تفصیل مع نام اور عہدہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔141 میں صرف ایک "داتا نگر ڈسپنسری" کرائے پر ہے باقی ماندہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ملکیت ہیں۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل (الف)، (ب) پر درج ہے۔ خالی اسامیوں پر بھرتی بذریعہ کنٹریکٹ پالیسی وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔

صوبہ کے ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*2419: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں کم از کم ایک سرکاری ہسپتال میں برن یونٹ موجود ہے، اگر موجود ہے تو کیا ہر ضلع کے اس ہسپتال میں برن یونٹ کے حوالے سے مکمل سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز جن ہسپتالوں میں برن یونٹ موجود ہیں، ان کے ناموں کی فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ ہر ضلع میں کم از کم ایک ہسپتال میں برن یونٹ قائم کرے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ برن یونٹ پنجاب کے بڑے ہسپتالوں میں قائم ہیں جن میں برن یونٹ میو ہسپتال، برن سنٹر جناح ہسپتال لاہور، برن سنٹر ملتان، برن سنٹر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، برن سنٹر ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی اور برن سنٹر شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان شامل ہیں، جن میں برن یونٹ کے حوالے سے مکمل سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) چونکہ برن مراکز کو چلانے کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ فی الحال ضلعی ہسپتالوں میں فراہم کرنا مشکل ہے تاہم ضلعی ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز کو ضروری سہولیات مہیا کی جارہی ہیں تاکہ وہ جلے ہوئے مریضوں کا ابتدائی طور پر علاج کر سکیں۔

جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر رکھنے کی تفصیلات

*2493: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کام کر رہے ہیں؟

(ب) جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کو پہلی مرتبہ کب تعینات کیا گیا؟

(ج) کیا جناح ہسپتال لاہور میں تعینات کئے گئے قانونی مشیر کو سالانہ یا ماہانہ تنخواہ پر رکھا گیا ہے؟

(د) جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کی سالانہ تنخواہ کیا ہے؟

(ہ) جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کی ماہانہ آمدنی کیا ہے؟

(و) جناح ہسپتال میں قانونی مشیر تعینات کرنے کے اختیارات کس اتھارٹی کو ہیں نیز اتھارٹی کس قانون کے تحت قانونی مشیر رکھ سکتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں علیٰحدہ سے کوئی قانونی مشیر نہ ہے بلکہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کا لاء آفیسر ہی جناح ہسپتال کے تمام قانونی امور سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) علامہ اقبال میڈیکل کالج کا لاء آفیسر باقاعدہ طور پر مارچ 2005 سے یہ فرائض جناح ہسپتال لاہور میں بھی سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) جناح ہسپتال لاہور کی طرف سے لاء آفیسر کو کوئی سالانہ یا ماہانہ تنخواہ نہیں دی جاتی ہے جبکہ صرف علامہ اقبال میڈیکل کالج کی طرف سے گریڈ 17 کی تنخواہ دی جاتی ہے۔

(د) جناح ہسپتال لاہور نہیں بلکہ صرف علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور قانونی مشیر کو گریڈ 17 کی تنخواہ ادا کر رہا ہے جو کہ سالانہ تقریباً 3 لاکھ بنتی ہے۔

(ہ) ۔ایضاً۔

(و) جناح ہسپتال لاہور میں علیٰحدہ سے کوئی قانونی مشیر تعینات نہ ہے۔

پی پی۔ 7 راولپنڈی میں بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2909: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 7 راولپنڈی میں کتنے اور کس کس جگہ بی ایچ یوز قائم ہیں؟

(ب) ان بی ایچ یوز کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی ہے؟

(ج) کتنی گرانٹ ادویات کی خرید کے لئے دی گئی؟

(د) ان بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ اور کس کس سنٹرز میں خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان سنٹرز میں ادویات فوری فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔7 میں اس وقت 10 بنیادی مراکز صحت قائم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i)	بنیادی مرکز صحت پنڈ نوشہری	(ii)	بنیادی مرکز صحت عثمان کھڑ
(iii)	بنیادی مرکز صحت بجنیال	(iv)	بنیادی مرکز صحت دلیال جنڈو
(v)	بنیادی مرکز صحت ہرنیانوالہ	(vi)	بنیادی مرکز صحت کڑاہی میال
(vii)	بنیادی مرکز صحت ڈھوک پڑ	(viii)	بنیادی مرکز صحت کولیاں حمید
(viii)	بنیادی مرکز صحت چکری	(x)	بنیادی مرکز صحت چھان

(ب) مذکورہ بالا دس بنیادی مراکز صحت کو سال 08-2007 میں مبلغ -/11483877 روپے ہے اور سال 09-2008 میں مبلغ -/15895714 روپے گرانٹ دی گئی۔

(ج) ان بنیادی مرکز صحت کو سال 08-2007 میں مبلغ -/1887755 روپے اور 09-2008 میں -/2400000 روپے ادویات خریدنے کے لئے دیئے گئے۔

(د) خالی اسامیوں کی تفصیل مع سنٹرز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان سنٹرز پر ضروری ادویات باقاعدگی سے ضرورت کے مطابق فراہم کی جارہی ہیں اور خالی اسامیوں کو پنجاب حکومت کے حکم کے مطابق پُر کیا جارہا ہے۔

سیالکوٹ میں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2942: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ میں کتنے اور کس کس جگہ آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ہیلتھ سنٹرز کے لئے مالی سال 09-2008 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کس کس سنٹر میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(ہ) کس کس سنٹرز کے پاس ایمبولینسز ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں 8 آر ایچ سنٹرز اور 88 بی ایچ یوز ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آر ایچ سیز کو 09-2008 میں کل 4 کروڑ 94 لاکھ 84 ہزار روپے جبکہ 10-2009 میں 5 کروڑ 56 لاکھ 83 ہزار روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا، تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مذکورہ بی ایچ یوز کو 09-2008 میں 13 کروڑ 60 لاکھ 3 ہزار 410 روپے جبکہ 10-2009 میں 15 کروڑ 77 لاکھ 87 ہزار روپے فراہم کئے گئے تھے تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن پُر کیا جا رہا ہے۔ جیسے ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کامیاب امیدواروں کی سفارشات موصول ہوں گی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیاں بھی جلد ہی پُر کر دی جائیں گی۔

(ہ) تمام آر ایچ سیز میں ایمبولینسز موجود ہیں اور ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں۔

لاہور۔ شعبہ نیورالوجی میو ہسپتال میں دماغی امراض کے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

*2971: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال کے شعبہ نیورالوجی میں ای ایم جی کا ٹیسٹ کرنے کے لئے مشین موجود ہے جو کہ معمولی پرزہ جات خراب ہونے کی وجہ سے بے کار ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ مشین کو مرمت نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مشین کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں شعبہ نیورالوجی میں ای ایم جی کا ٹیسٹ کرنے کے لئے مشین موجود ہے اور معمول کے مطابق کام کر رہی ہے۔ مشین میں استعمال ہونے والے پرزہ جات (Consumable Items) کے ختم ہونے کی وجہ سے یکم فروری تا 26۔مارچ 2009 مشین بند رہی جس کا سپلائی آرڈر کمپنی کو بروقت دے دیا گیا تھا لیکن کمپنی کے مطابق ناگزیر حالات کی وجہ سے یہ سامان بیرونی ملک سے آنے میں کچھ وقت لگ گیا۔ اب یہ مشین

مورخہ 27۔مارچ 2009 سے معمول کے مطابق کام کر رہی ہے اور اب تک اس سے 76 مریضوں کے ٹیسٹ ہو چکے ہیں۔

(ب) مشین مکمل ٹھیک ہے اور آج بھی اس پر مریضوں کے ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔

(ج) مشین ٹھیک طور پر کام کر رہی ہے۔

بی ایچ یو موضع نوشہری راولپنڈی ادویات سے محروم

*2985: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو موضع نوشہری (راولپنڈی) میں ایک سال کے عرصہ سے عوام ادویات سے محروم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ٹیکہ لگانے کے لئے سرنج تک دستیاب نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک، حکومت مذکورہ موضع میں ادویات اور دیگر طبی سامان مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ بالکل درست نہ ہے بلکہ ادویات ہر ماہ ضرورت کے مطابق باقاعدگی سے مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ قطعی طور پر درست نہ ہے کیونکہ ادویات اور سرنجز ہر ماہ باقاعدگی سے مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ج) سنٹروں کو ادویات کی فراہمی ضرورت کے مطابق باقاعدگی سے ہر ماہ کی جا رہی ہے۔علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ آفیسر (صحت) راولپنڈی کے مین میڈیکل سٹور ڈپو میں وافر مقدار میں ادویات اور سرنجز ہمہ وقت موجود رہتی ہیں جہاں سے بنیادی مراکز صحت کو وقتاً فوقتاً ان کی ضرورت کے مطابق مزید طلب کرنے پر جاری کی جاتی ہیں۔

انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور کا سالانہ بجٹ اور استعمال

*2998: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم اس انسٹیٹیوٹ کی عمارت کی مرمت / تعمیر پر خرچ ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ادارہ ہذا کو مالی سال 2007-08 میں گرانٹ مبلغ -/99329000 روپے اور مالی سال 2008-09 میں مبلغ -/100829000 روپے فراہم کی گئی ہے۔

(ب) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	2007-08	2008-09
تنخواہ	-/64552000 روپے	-/49360000 روپے
ٹی اے / ڈی اے	-/234000 روپے	-/253000 روپے

(ج) سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	2007-08	2008-09
مرمت	-/300000 روپے	-/233000 روپے
پٹرول / ڈیزل	-/1200000 روپے	-/937000 روپے

(د) یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	2007-08	2008-09
گیس	-/1800000 روپے	-/1596186 روپے
پانی	-/299886 روپے	-/165996 روپے
بجلی	-/2409046 روپے	-/1179471 روپے
ٹیلیفون	-/312232 روپے	-/278688 روپے

(ہ) عمارت کی مرمت / تعمیر پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	2007-08	2008-09
	-/1500000 روپے	-/1500000 روپے

ضلع گجرات میں ہیپاٹائٹس کے مرض کو کنٹرول کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*3063: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ ہیپاٹائٹس کے مرض کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) محکمہ نے مذکورہ ضلع کے کن کن ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے سنٹرز قائم کئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں پنجاب حکومت نے ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:۔

I) ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکوں کی فراہمی۔

ii) ہیپاٹائٹس بی اور سی کا علاج۔

iii) ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مرض کے لئے تشخیصی سہولیات کی فراہمی۔

iv) ہیپاٹائٹس بی میں مبتلا ماؤں کے نو مولود بچوں کے ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے ایمنو گلوبلن کی فراہمی۔

v) مریض کے لواحقین اور عام عوام کے لئے معلوماتی لٹریچر پمفلٹ کی فراہمی۔

(ب) ضلع گجرات میں عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں ہیپاٹائٹس کا سنٹر قائم کیا گیا ہے ہیپاٹائٹس کا علاج ایک طویل اور صبر آزما ہے اور اس کا علاج مستند ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی ہو سکتا ہے اس کے لئے ضلع گجرات کے ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مریضوں کو عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات ریفر کیا جاتا ہے۔جہاں ان کا تفصیلی معائنہ، تشخیص اور علاج کیا جاتا ہے۔ہیپاٹائٹس بی کے بچاؤ کے ٹیکے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کی بیماری پر قابو پانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں اور 22.80 ملین کا PC-1 منظور کیا ہے جو کہ صوبہ بھر میں نافذ العمل ہے۔

سوائن فلو کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*3350: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوائن فلو کا ایک مریض صوبہ پنجاب میں بھی پایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے اس مہلک وائرس کے لئے مناسب حفاظتی انتظامات کئے ہیں اور لوگوں کو awareness دینے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں اگر ہاں تو مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 تا 2011 صوبہ پنجاب میں پائے گئے سوائن فلو کے مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال	تعداد	اموات
(i	2009	11	3
(ii	2010	8	3
(iii	مئی 2011 تک	48	4

(ب) 2009-10 کے دوران پنجاب بھر کے تمام اضلاع کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کے فزیشنز، پیتھالوجسٹ اور متعلقہ نرسز کو سوائن فلو کے سلسلہ میں خصوصی ٹریننگ دی گئی۔

(ii تمام اضلاع اور ہسپتالوں کی جانب سے فوکل پرسنز نامزد کئے گئے اور ریپڈ ریسپانس ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔

(iii سال بہ سال سوائن فلو سے بچاؤ کے طریقوں پر مبنی خصوصی ہدایات جاری کی گئیں۔

(iv عوام الناس کو سوائن فلو سے بچاؤ اور ہسپتالوں کے متعلقہ عملہ کی ذاتی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل سامان فراہم کیا گیا۔

ذاتی حفاظت کا سامان برائے عملہ (PPE) 1657 عدد۔ کیپسول ٹیمیفلو (اوسیلٹامائیور) (Oseltamivir)500720 عدد۔سوائن فلو کی ویکسین 168333 خوراکیں، سرنجیں 164116 عدد، سیفٹی باکسز 1806 عدد، بینرز 2594 عدد، پوسٹرز 124200 عدد، لیف لیٹس 77100

(v محکمہ صحت کی سی ڈی سی سپروائزر اور لیڈی ہیلتھ وزیٹرز پر مشتمل فیلڈ ٹیموں نے گھر گھر جاکر عوام الناس کو سوائن فلو کے بچاؤ کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ محکمہ صحت پنجاب کی جانب سے اٹھائے گئے بروقت اقدامات کا یہی بروقت نتیجہ ہے کہ یہ مہلک مرض مزید نہ پھیل سکی آئندہ بھی اس پر مکمل قابو پالیا جائے گا۔

دودھ میں اضافہ اور کیمیکلز کی ملاوٹ کا معاملہ

*3353: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دودھ میں پانی کے علاوہ اب chemicals کی ملاوٹ بھی کھلے عام ہو رہی ہے جس کے باعث بچے اور دوسرے افراد شدید بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت دودھ میں کیمیکلز کی ملاوٹ کا فوری نوٹس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب پیور فورڈ آرڈیننس 1960 کے سیکشن 11 کے تحت کوئی بھی جگہ جو خوراک کی تیاری اور فروخت کے لئے استعمال کی جائے بغیر لائسنس اس کا استعمال غیر قانونی ہے۔پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے مطابق سیکشن 15 کے تحت لوکل گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علاقے میں بننے اور فروخت ہونے والی تمام خوراک کی ملاوٹ سے پاک فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔تفصیل (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ترمیم شدہ پیور فوڈ آرڈیننس 2001 کے مطابق ای ڈی او (ہیلتھ) بطور لوکل اتھارٹی فوڈ لائسنس کے اجراء کا مجاز ہے کا پی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے تحت عوام کو پیور فوڈ کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مربوط نظام پر عمل پیرا ہے اور اس قانون کے مطابق خوراک کے نمونے حاصل کرنے سے لے کر عدالتی کارروائی اور فیصلے تک مستقل بنیادوں پر ریکارڈ رکھتی ہے۔تفصیل "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت اس ضمن میں جدید بنیادوں پر ملاوٹ کی روک تھام کے لئے ہنگامی بنیادوں پر حسب ذیل اقدامات کر رہا ہے۔

I) لاہور میں جدید بنیادوں پر لیبارٹری بلڈنگ کی تعمیر 85 فیصد مکمل ہو چکی ہے جو 2011-12 میں کام شروع کر دے گی۔

II) فیصل آباد، راولپنڈی اور بہاولپور میں بھی لیبارٹریوں کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔

مغل پورہ، باغبانپورہ لاہور کے علاقے میں سرکاری ہسپتال قائم کرنے کی تفصیلات

*3407: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مغلپورہ، مجاہد آباد، رشید پورہ، ساہو واڑی، لنک روڈ، شالامار ٹاؤن، باغبانپورہ لاہور کے رہائشیوں کو ایمرجنسی کی صورت میں شالامار ہسپتال جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقے کے رہائشیوں کے لئے سرکاری ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مغل پورہ، مجاہد آباد، رشید پورہ، ساہو واڑی، لنک روڈ شالامار ٹاؤن، باغبانپورہ لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر انتظام کوئی ہسپتال نہ ہے تاہم ان علاقوں کے لوگ گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال-II سے مستفید ہو سکتے ہیں جو کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا علاقے میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے تاہم اس علاقے میں مندرجہ ذیل ڈسپنسریاں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام کام کر رہی ہیں:۔

ڈائیگ ناسٹک سنٹر: باجالائن، بالمقابل مغل پورہ پولیس اسٹیشن

زچہ بچہ سنٹرز:

i) جی ٹی روڈ باغبانپورہ ii) بوگیوال باغبانپورہ

iii) شالامار ٹاؤن iv) ساہو واڑی اور

v) شالامار ٹاؤن ڈسپنسری

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور جی ٹی روڈ مناواں میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مگر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ریڈیو پاکستان کے درمیان جگہ / قبضہ کے تنازعہ پر عدالتی کارروائی جاری ہے۔ جونہی جگہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے حوالے ہو گی تو تعمیر کے لئے کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

اس کے علاوہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور Handu Gujran میں بھی میٹرنٹی ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پنجاب کے ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی فراہمی کا مسئلہ

*3408: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اکثر ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین نہیں ہوتی اور کتے کاٹے کے اکثر مریض ویکسین لگوانے سے محروم رہ جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کے تمام ہسپتالوں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز پر ویکسین ایمرجنسی کی بنیاد پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں اینٹی ریبیز ویکسین (ARV) موجود ہے جو بلا معاوضہ کتے کے کاٹے کے مریضوں کو لگائی جاتی ہے اور کتے کاٹے کے تمام مریضوں کا مناسب علاج بھی کیا جاتا ہے۔ صوبہ بھر میں سال 2008 سے اب تک کتوں کے کاٹے کے مریضوں کی تعداد میں کوئی قابل قدر اضافہ نہ ہوا ہے۔

(ب) صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں ARV مفت مہیا کی جاتی ہے۔ لاہور میں انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ (IPH) میں کتے کے کاٹے کی ویکسین کا بڑا سنٹر موجود ہے۔ جہاں پر 4 ٹیکوں کا کورس مکمل کروایا جاتا ہے۔ پہلا ٹیکہ فری لگایا جاتا ہے۔

مزید برآں آوارہ کتے مارنے کی مہم ضلعی حکومتوں میں ایک معمول کی کارروائی کا حصہ ہے جو سارا سال جاری رہتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں ARV مناسب مقدار میں موجود ہے اور ضرورت کے مطابق تمام اضلاع و ہسپتالوں وغیرہ کے لئے NIH، اسلام آباد سے ویکسین منگوائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر ایمرجنسی ضرورت ہو تو ان کو لوکل پرچیز کی بھی اجازت ہے۔ اس کی کمی کے حوالہ سے محکمہ کو کسی بھی ضلع یا عوام الناس سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

محکمہ صحت وقتاً فوقتاً صوبہ کے تمام EDOs(H) کو احکامات جاری کرتا رہتا ہے۔ جس کے تحت ان کو پابند کیا جاتا ہے کہ تمام ہسپتالوں میں ARV کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور ضلع کے سنٹری سٹاف کے ذریعہ خصوصی کتے مار مہم شروع کریں۔ مزید براں IPH اسلام آباد میں جدید اینٹی ریبیز سنٹر کام کر رہا ہے۔ جہاں پر تشخیص اور علاج کی تمام سہولیات مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔

دانتوں کے علاج کی سہولت فراہم کرنے کا مسئلہ

*3514: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت لاہور کے جن ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور فلٹر کلینکس پر دانتوں کے علاج کی سہولت میسر نہیں وہاں پر یہ سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت لاہور کے زیر کنٹرول مندرجہ ذیل ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹرز میں دانتوں کے علاج کی سہولت میسر ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	نمبر شمار	نام ہسپتال
1	گورنمنٹ مزنگ ہسپتال لاہور	2	گورنمنٹ سید مٹھا ہسپتال لاہور
3	گورنمنٹ ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور	4	رورل ہیلتھ سنٹر چوہنگ
5	رورل ہیلتھ سنٹر مانگا	6	رورل ہیلتھ سنٹر رائے ونڈ
7	رورل ہیلتھ سنٹر کاہنہ	8	رورل ہیلتھ سنٹر برکی
9	رورل ہیلتھ سنٹر اعوان ڈھائے والا	10	گورنمنٹ ہسپتال شاہدرہ، لاہور
11	گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال لاہور	12	گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید، لاہور

ڈسپنسریوں میں دانتوں کے علاج کی سہولت موجود نہ ہے۔کیونکہ ڈسپنسریوں اور فلٹر کلینکس میں ڈینٹل سرجن کی اسامیاں نہ ہیں۔

جنرل ہسپتال لاہور میں کارڈیک وارڈ بنانے کا مسئلہ

*3639: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں نیورو سرجری کا سب سے بڑا یونٹ ہے جس کی وجہ سے وہاں زیادہ تر ایکسیڈنٹ سے متاثرہ مریض جن کی سر اور دیگر اعضاء کی ہڈی ٹوٹ جائے، آتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں کوئی کارڈیک وارڈ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض دفعہ نیورو اور آرتھو کے مریضوں کو شدت تکلیف اور زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے ایسی صورتحال میں کارڈیک وارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز بے بس ہو کر کسی دوسرے ہسپتال ریفر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے راستے میں ہی کئی مریض فوت ہو جاتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر جنرل ہسپتال میں کوئی کارڈیک وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں نیورو سرجری کا سب سے بڑا یونٹ ہے جس کی وجہ سے یہاں زیادہ تر ایکسیڈنٹ سے متاثرہ مریض جن کے سر اور دیگر اعضاء کی ہڈی ٹوٹ جائے آتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ جنرل ہسپتال میں کوئی کارڈیک وارڈ نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ آرتھو کے مریضوں کو شدت تکلیف اور زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے، دل کے مریضوں کے لئے میڈیسن وارڈ میں خاطر خواہ سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ جس لئے عموماً مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں ریفر نہیں کیا جاتا تاہم بعض اوقات شدید تکلیف میں مبتلا دل کے مریضوں کو ریفر کرنا پڑتا ہے۔

(د) حکومت جنرل ہسپتال لاہور میں کارڈیک وارڈ بنانے کا فی الحال کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔ کیونکہ اس وقت میڈیسن وارڈ میں مریضوں کے لئے بنیادی سہولیات فراہم کی گئی ہیں تاہم پرنسپل PGMI کو ہدایت کی جارہی ہے کہ وہ اس کی فزیبلٹی رپورٹ بنا کر حکومت کو پیش کرے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں ڈائلیسز نہ کرنے کی تفصیلات

*3792: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں ڈائلیسز کے مریضوں کو ادویات، انجکشن اور دیگر ضروری اشیاء نہ ملنے کے باعث ان کی زندگیاں خطرے سے دوچار ہو گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بدانتظامی کے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ DHQ Teaching ہسپتال سرگودھا میں کل 10 ڈائلیسز مشینیں نصب ہیں جن میں سے 2 محکمہ صحت جبکہ 8 NGOs کے تحت کام کر رہی ہیں جن میں سے چار عدد مورخہ 09-07-10 تا 09-07-13 بوجہ بجلی کی اچانک زیادتی سے خراب رہیں جو کہ واپڈا اتھارٹیز کی مدد سے درست کرالی گئی ہیں۔

تاہم اس دوران تمام مریضوں کو ادویات ہسپتال ہذا کی طرف سے حسب معمول مفت فراہم کی گئیں اور دوسرے سنٹروں سے مریضوں کے ڈائلیسز بھی ہوتے رہے ہیں۔

اب تمام مشینیں درست حالت میں چل رہی ہیں اور ادویات بھی ہسپتال میں NGO,s کی طرف سے فراہم کی جارہی ہیں۔اس دوران کسی بھی مریض کی جان کو خطرہ لاحق نہیں ہوا۔

(ب) تفصیل جز (الف) میں درج ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں مراکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3794: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں فراہمی صحت کی سہولتوں کے کتنے مراکز ہیں ان کی تفصیل ڈسپنسری سے لے کر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تک مع ان میں دستیاب سہولتیں فراہم کی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل ہیڈکوارٹر میں بی ایچ یو/آر ایچ سی کے قیام کا منصوبہ ہے، اگر ہاں تو ابھی تک ضلع شیخوپورہ کی کتنی یونین کونسلوں میں ایسے مراکز ابھی قائم نہیں کئے گئے نیز حکومت کب تک ان مراکز کے قیام کے لئے تیار ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، ایک تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے علاوہ سات رورل ہیلتھ سنٹرز، 65 بنیادی مراکز صحت، 37 ڈسپنسریاں اور 13 MCH سنٹر کام کر رہے ہیں جن میں تمام صحت کی بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) حکومت کی پالیسی کے مطابق ضلع شیخوپورہ میں تقریباً ہر دیہی یونین کونسل میں بنیادی مراکز صحت موجود ہے، جبکہ مرکز کونسل کی سطح پر رورل ہیلتھ سنٹر موجود ہے۔تاہم یونین کونسل

جھبراں، فیض پور خورد اور منڈھیانوالہ میں BHU نہ ہیں، حکومت ان یونین کونسلز میں BHU مرحلہ وار تعمیر کرے گی، اس کا انحصار وسائل کی دستیابی پر ہے۔

شرقپور شریف: ڈسپنسری میں ضروری سامان کی فراہمی اور اپ گریڈیشن

*3796: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں بڑا ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قصبہ میں صرف ایک پرانی ڈسپنسری ہے جس میں ایک بھی ڈاکٹر تعینات نہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف مقامی لوگوں بلکہ زائرین کو بھی بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ڈسپنسری میں ضروری سٹاف کی تعیناتی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے شرقپور شریف میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کی تعمیر کا آغاز ہو چکا ہے۔ سکیم کی منظوری سے متعلق لیٹر ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اب تک عمارت کی تعمیر کے لئے 13 کروڑ 16 لاکھ 30 ہزار میں سے 7 کروڑ 51 لاکھ 59 ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) شرقپور شریف میں سول ڈسپنسری کے علاوہ ایک رورل ہیلتھ سنٹر موجود ہے جس میں دو میڈیکل آفیسرز، دو وومن میڈیکل آفیسرز، ایک ڈینٹل سرجن اور چھ نرسز کے علاوہ پیرا میڈیکل سٹاف اور دیگر عملہ بھی موجود ہے جو کہ 24 گھنٹے عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسپنسری میں ڈاکٹرز کی جگہ خالی ہے جبکہ دوسرا تمام منظور شدہ سٹاف کام کر رہا ہے۔ تاہم ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے کوشش جاری ہے اور ہر ماہ خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے انٹرویو ہوتے ہیں۔ تاہم کسی بھی امیدوار نے ابھی تک درخواست نہ دی ہے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال منڈی بہاؤالدین کی تعمیر کا مسئلہ

*3801: میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وہ کون سے اضلاع ہیں جہاں ضلعی سطح کے ہسپتال موجود نہیں ہیں؟

(ب) منڈی بہاؤالدین میں ضلعی سطح کے ڈسٹرکٹ ہسپتال کی تعمیر کا کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں چنیوٹ صرف ایک ضلع ہے جس میں ضلعی سطح کا کوئی ہسپتال نہ ہے۔

(ب) منڈی بہاؤالدین کو 1993 کو ضلع کا درجہ دیا گیا تھا۔ ضلعی سطح پر ہسپتال بنانے کے لئے 86.841 ملین روپے زمین خریدنے کے لئے درکار تھے۔ 2006 میں سیکرٹری ہیلتھ نے ضلعی گورنمنٹ کو 250 بستروں پر مشتمل ماسٹر پلان / سکیم تیار کرنے کے لئے حکم دیا۔ ضلعی سطح پر ہسپتال بنانے کے لئے مورخہ 09-04-13 کو سکیم منظور ہو چکی ہے۔ حکومت پنجاب نے 125 ملین روپے مختص کر دیئے ہیں اور مالی سال 10-2009 میں تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا تھا اور اس سکیم پر جون 2010 تک 34.989 ملین روپے خرچ ہو چکے تھے جبکہ مالی سال 11-2010 کے دوران پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے جن میں سے 30۔اپریل 2011 تک ایک کروڑ 33 لاکھ 50 ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ مزید برآں یہ سکیم مالی سال 12-2011 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر دی گئی ہے اور بقیہ کام محکمہ بلڈنگ آئندہ دو سالوں میں مکمل کر دے گا۔

منڈی بہاؤالدین، تحصیل ملکوال میں ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*3802: میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ملکوال کے لوگوں کے لئے تحصیل لیول کا ہسپتال کب تک قائم کیا جائے گا؟

(ب) مذکورہ ہسپتال کے قیام کے لئے اب تک اٹھائے گئے اقدامات یعنی پی سی 1 کی تیاری، مطلوبہ زمین کا حصول، فنڈز مختص کئے جانے وغیرہ کے بارے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 10-2009 میں ڈیڑھ کروڑ (15 million) روپے مختص کئے تھے اس سکیم کو دو تین سال میں مکمل ہونا تھا۔

(ب) مطلوبہ زمین موجود ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ملکوال کی منظوری دی تھی جس کی لاگت کی تفصیل یہ ہے:-

بلڈنگز کی تعمیر کے لئے	-/99.396 ملین روپے
مشینری کی خریداری کے لئے	-/47.225 ملین روپے
کل لاگت	-/146.621 ملین روپے

اس سکیم پر محکمہ بلڈنگز نے ابھی تعمیری کام شروع نہ کیا ہے۔ تاہم بلڈنگز کے مارکیٹ ریٹس میں تبدیلی کی وجہ سے EDO ہیلتھ منڈی بہاؤالدین نے PC-I Revised منظوری کے لئے بھجوایا جو کہ ڈیپارٹمنٹل ڈویلپمنٹ سب کمیٹی کی میٹنگ مورخہ 11-02-04 میں رکھا گیا اور منظور نہ ہوا۔

صوبہ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والی نرسوں کو مستقل کرنے کا مسئلہ

*3818: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہسپتالوں، ہیلتھ سنٹروں میں کنٹریکٹ پر نرسنگ سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی نرسز کو بھی میڈیکل آفیسرز (ڈاکٹرز) کی طرح مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی نرسز کو مستقل کر رہی ہے اور اب تک 4143 چارج نرسز (BS-16) اور 30 ہیڈ نرسز (BS-17) کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ 1002 چارج نرسز (BS-16) کو ریگولر کرنے کا کیس زیر تکمیل ہے۔

موضع جنڈیالی بنگلہ تحصیل میاں چنوں میں آر ایچ سی بنانے کی تفصیلات

*3825: رانا بابر حسین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جنڈیالی بنگلہ تحصیل میاں چنوں میں RHC بنانے کی تجویز دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے، مسترد کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس جگہ RHC بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ رانا بابر حسین ایم پی اے کی تجویز بابت تعمیر چک نمبر 59/15-L جنڈیالی بنگلہ میں آر ایچ سی موصول ہوئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے کیونکہ چک نمبر 59/15-L کی آبادی صرف 3563 نفوس پر مشتمل ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ RHC بنانے کے لئے مطلوبہ آبادی 15000 ہونی چاہیے جبکہ اس گاؤں کی آبادی صرف 3563 ہے۔

(ج) حکومت چک نمبر 59/15-L میں آر ایچ سی بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے، کیونکہ RHC بنانے کے لئے مطلوبہ آبادی 15000 ہونی چاہیے جبکہ اس گاؤں کی آبادی صرف 3563 ہے۔

فیصل آباد شہر کے ہسپتالوں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3838: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران فیصل آباد شہر کے ہسپتالوں، بی ایچ یو اور آر ایچ سیز کے لئے کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران ان ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج) کیا یہ ادویات اور فنڈز ان سنٹروں اور ہسپتالوں کی ضروریات کے مطابق تھے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران ہسپتالوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے لئے درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔

مالی سال	رقم
2007-08	541929886/- روپے
2008-09	641694303/- روپے

(ب) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کو ادویات کی فراہمی کے لئے درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔

مالی سال	رقم
2007-08	119876714/- روپے
2008-09	149408801/- روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں عوام الناس کو بہتر طبی سہولتوں کی فراہمی کی غرض سے ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کو ادویات کی فراہمی کے لئے ایک جامع منصوبہ بندی کر کے حکومت سے فنڈز کی ڈیمانڈ کی گئی جس کی وجہ سے عام آدمی کو مفت دوائی مل رہی ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3839: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں، خاص کر گائنی کی اسامیاں کب سے خالی ہیں، کیا حکومت یہ اسامیاں جلد از جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ 17 تا گریڈ 20 تک کی ہیں۔

(ب)

1-	ایڈیشنل پرنسپل وومن میڈیکل آفیسر گریڈ 19 کی 05 اسامیاں خالی ہیں۔		
2-	پتھالوجسٹ	گریڈ 19 کی	01 اسامی خالی ہے۔
3-	کمیونٹی پتھالوجسٹ	گریڈ 18 کی	01 اسامی خالی ہے۔
4-	سینئر رجسٹرار	گریڈ 18 کی	32 اسامیاں خالی ہیں۔
5-	ڈائریکٹر اے اینڈ ای (SEMS)	گریڈ 19 کی	01 اسامی خالی ہے۔

-6	ایڈیشنل ڈائریکٹر میڈیسن(SEMS)	گریڈ18کی	03اسامیاں خالی ہیں۔
-7	ایڈیشنل ڈائریکٹر سرجری(SEMS)	گریڈ18کی	03اسامیاں خالی ہیں۔
-8	پتھالوجسٹ(SEMS)	گریڈ18کی	03اسامیاں خالی ہیں۔
-9	ریڈیالوجسٹ(SEMS)	گریڈ18کی	03اسامیاں خالی ہیں۔
-10	انستھیٹسٹ(SEMS)	گریڈ16کی	02اسامیاں خالی ہیں۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں گائنالوجسٹ کی کوئی اسامی نہ ہے۔مزید یہ کہ محکمہ صحت خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہے۔اس سلسلہ میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سال2010میں 1260 میڈیکل آفیسرز اور 275وومن میڈیکل آفیسرز ریگولر بنیادوں پر بھرتی کئے گئے۔سال2011 میں 101وومن میڈیکل آفیسر بذریعہ پبلک سروس کمیشن بھرتی کی گئیں اور 235 میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کا پراسیس جاری ہے۔اسی طرح سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیاں جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں سے سنیارٹی اور فٹنس کی بنیاد پر پُر کی جائیں گی۔جس کے لئے سروس رولز میں ترمیم کے لئے S&GAD کو لکھ دیا گیا ہے۔ جونہی یہ رولز تبدیل ہو جائیں گے تو یہ اسامیاں بھی پُر کر دی جائیں گی۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا کے لئے ایکسرے مشین کی بلا جواز خریداری

*3853: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا (وہاڑی) میں ایکسرے مشین عرصہ دراز سے properly کام کر رہی تھی اس کے باوجود ای ڈی او(ہیلتھ) وہاڑی نے 23لاکھ روپے کی لاگت سے ڈیڑھ سال قبل ایک نئی ایکسرے مشین زبردستی اس ہسپتال کو فراہم کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ مشین ڈبہ میں بند پڑی ہے جبکہ پرانی ایکسرے مشین سے کام چلایا جا رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس 23 لاکھ روپے کی بلا ضرورت مشین خریدنے اور حکومتی خزانہ پر بغیر ضرورت بوجھ ڈالنے والے ذمہ داران کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے ایکسرے مشین 200MA کام کر رہی تھی چونکہ ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا کو پنجاب گورنمنٹ نے اپ گریڈ کر دیا تھا لہذا اس سلسلے میں مزید ایک

ڈیجیٹل ایکسرے مشین 500MA محکمہ صحت کی جانب سے فراہم کی گئی ہے جس کی ہسپتال کو ضرورت تھی۔

(ب) یہ مشین تقریباً دو سال سے انسٹال کر دی گئی تھی جبکہ اس مشین کو چلانے کے لئے گرین کیٹس سکرینز اور گرین ایکسرے فلمز کی ضرورت تھی جو کہ جون 2009 میں خرید لی گئی ہیں اور یہ مشین زیر استعمال ہے۔

(ج) یہ مشین بلا ضرورت نہ خریدی گئی ہے بلکہ علاقے کے عوام کو صحت کی جدید سہولت فراہم کرنے کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

صوبہ میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کا مسئلہ

*3876: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ 13 سال سے ڈاکٹروں کی 2643 اسامیوں پر ریگولر ڈاکٹرز کی تعیناتی نہیں ہوئی، اگر یہ درست ہے تو کب تک مذکورہ اسامیاں ریگولر بنیادوں پر، پُر کر لی جائیں گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی 8 کروڑ آبادی میں ہر 17 سو افراد کے لئے بمشکل ایک ڈاکٹر دستیاب ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کے پاس سینئر رجسٹرار کی 1015 اسامیوں پر صرف 30، incumbents تعینات ہیں جو ریگولر بنیادوں پر کام کر رہے ہیں باقی اسامیوں پر ریگولر تعیناتی نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ پروفیسرز کی 616 اسامیوں پر صرف 131 ریگولر تعیناتیاں ہو سکی ہیں جبکہ 485 خالی پڑی ہیں اسی طرح ڈسٹرکٹ رجسٹرار کی 1269 اسامیوں پر محض 96 ریگولر تعیناتیاں ہوئیں اور 1173 اسامیاں ابھی تک خالی پڑی ہیں؟

(ہ) مفاد عامہ کے پیش نظر مذکورہ تعیناتیاں کیوں نہ کی گئی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ صحت پنجاب نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سال 2010 میں 1260 میڈیکل آفیسرز اور 275 وومن میڈیکل آفیسرز کی تقرری ریگولر

بنیادوں پر کی ہے اور 101 وومن میڈیکل آفیسرز سال 2011 میں بھرتی کی گئی ہیں۔ جبکہ 235 میڈیکل آفیسرز کی تقرری کے لئے PPSC کو سفارشات ارسال کی ہوئی ہیں۔ جیسے ہی PPSC کی جانب سے recommendations موصول ہوں گی، خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے بلکہ اس وقت محکمہ صحت پنجاب کے پاس سینئر رجسٹرار کی 1035 اسامیاں موجود ہیں جن پر 515 اسامیوں پر سینئر رجسٹرار کام کر رہے ہیں جبکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے مطابق باقی اسامیاں جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں جو متعلقہ قابلیت کے حامل ہوں، ان سے پُر کی جائیں گی جس کے خلاف ڈاکٹروں نے لاہور ہائیکورٹ میں رٹ دائر کی ہوئی ہے۔ مزید کارروائی عدالت عالیہ کے فیصلے کی روشنی میں کی جائے گی۔ جبکہ بیشتر خالی اسامیوں پر جنرل کیڈر ڈاکٹروں کی تعیناتی کرنٹ چارج پر کی گئی ہے۔

(د) اسسٹنٹ پروفیسرز کی 694 اسامیاں موجود ہیں جن پر 348 مستقل اسسٹنٹ پروفیسرز کام کر رہے ہیں جبکہ 155 کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور 191 پوسٹیں جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں سے پُر کی جائیں گی جس کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں رٹ دائر کی گئی ہے مزید کارروائی عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق کی جارہی ہے جبکہ ڈسٹرکٹ رجسٹرار کی اسامی منظور شدہ نہ ہے۔

(ہ) میڈیکل افسران کی تقرری کے لئے سفارشات PPSC کو ارسال کی ہیں جیسے ہی PPSC کی طرف سے recommendations موصول ہوں گی، ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ سینئر رجسٹرار اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی تقرری کے لئے کیس عدالت عالیہ میں چل رہا ہے جس نے Stay Order جاری کیا ہے اس وجہ سے تقرریاں عمل میں نہیں لائی جارہی ہیں۔ حکم امتناعی ختم ہونے پر عدالت عالیہ کے فیصلے کی روشنی میں اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع ننکانہ صاحب، ڈی ایچ کیو کے لئے خریدی گئی ادویات کی تفصیلات

*3889: جناب شاہجہان احمد بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کے ڈی ایچ کیو کے لئے 2007 سے 2009 تک کتنی ادویات خریدی گئیں، کہاں سے خریدی گئیں، سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) دوائیوں کے خریدنے کے ٹینڈر کا کیا طریق کار ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کے ڈی ایچ کیو ہسپتال کے لئے سال 2007-09 کے لئے خریدی گئی ادویات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سال	بذریعہ	قیمت	جہاں سے ادویات خریدی گئیں
2007-08	(الف)MSD	Rs. 29,48,079/-	مختلف کمپنیاں جن سے EDO(Health) ننکانہ صاحب کے دفتر کا ریٹ کنٹریکٹ ہوا تھا۔
	(ب)لوکل پرچیز	Rs.33,07,611/-	شکیل میڈیکل سٹور ننکانہ صاحب
2008-09	(الف)MSD	Rs. 28,78,377/-	مختلف کمپنیاں جن سے EDO(Health) ننکانہ صحت کے دفتر کا ریٹ کنٹریکٹ ہوا تھا۔
	(ب)لوکل پرچیز	Rs. 39,65,258/-	شکیل میڈیکل سٹور اور احمد میڈیکل سٹور ننکانہ صاحب

(ب)

(i ضلع MSD کے ذریعہ ادویات کی خرید کے لئے محکمہ صحت حکومت پنجاب ادویات کا ریٹ کنٹریکٹ کرتا ہے یا ضلعی حکومت کی سپیشل پرچیز کمیٹی ریٹ کنٹریکٹ کرتی ہے جس کی منظوری DCO دیتا ہے جس میں ادویات، کمپنی کا نام مع ریٹس درج ہوتے ہیں جن میں سے ہسپتال کی ضرورت کے مطابق ای ڈی او ہیلتھ ننکانہ صاحب کا دفتر ادویات خرید کر ہسپتال کو مہیا کرتا ہے۔

(ii لوکل پرچیز کی ادویات مقامی سٹورز سے بذریعہ اخبار اشتہار زیادہ سے زیادہ ڈسکاؤنٹ ریٹ دینے والے کے ساتھ ایک سال کے لئے معاہدہ طے پاتا ہے جہاں سے روزانہ کی بنیاد پر ضروری اور لائف سیونگ ادویات خریدی جاتی ہیں۔

تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں کارڈیک سنٹرز کا اجراء

*3893: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کتنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں کارڈیک سنٹر ہیں اور ان میں باقاعدہ کوالیفائیڈ ماہر امراض دل تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دل کے امراض میں مبتلا مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کارڈیک سنٹر اور ماہر امراض دل کا ہونا بہت ضروری ہے؟

(ج) کیا حکومت ہر ڈی ایچ کیو ہسپتال میں یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں کارڈیک سنٹر موجود ہیں ان میں باقاعدہ کوالیفائیڈ ماہر امراض دل تعینات ہیں۔ان اضلاع کے نام یہ ہیں۔
جہلم، چکوال، خانیوال، لیہ، گجرات، خوشاب، لودھراں، اوکاڑہ، راجن پور، قصور، مظفر گڑھ، وہاڑی، راولپنڈی اور ڈیرہ غازی خان

(ب) ہاں، یہ درست ہے کہ دل کے امراض میں مبتلا مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں کارڈیک سنٹر اور ماہر امراض دل کا ہونا بہت ضروری ہے۔

(ج) حکومت ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں دل کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے شعبہ جات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم ان ہسپتالوں میں یہ شعبہ جات بنانے کا کام فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔حکومت کی مالی مشکلات کی وجہ سے رواں مالی سال میں مزید کارڈیالوجی سنٹر بنانا مشکل ہے۔

سرگودھا۔رورل ہیلتھ سنٹر بھاگٹانوالہ کو تحصیل ہیڈ کوارٹر بنانے کی تفصیلات

*3894: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے رورل ہیلتھ سنٹر بھاگٹانوالہ کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کے درجہ پر اپ گریڈ کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ بروئے چٹھی نمبری SOX-H)7-18/2006-9 مورخہ 21۔اپریل 2009 مطلوبہ 35 اسامیوں کی تخلیق سے اتفاق کر چکی ہے بشرطیکہ ضلعی حکومت سرگودھا ان کے لئے فنڈ مہیا کرے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ابھی تک ضلعی حکومت سرگودھا نے ان اسامیوں کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے ہیں جس کی وجہ سے عوام اپ گریڈ شدہ ہسپتال سے سہولیات حاصل کرنے سے قاصر ہے۔مطلوبہ فنڈز مہیا نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) یہ اسامیاں کب پُر کر لی جائیں گی اور کب تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھاگٹانوالہ کام کرنا شروع کر دے گا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلعی حکومت سرگودھا نے جناب فنانس سیکرٹری پنجاب کو لکھا ہے کہ ضلعی حکومت سرگودھا مالی بحران کی وجہ سے اپنے ذرائع سے ان 35 عدد اسامیوں کے لئے فنڈز مہیا نہیں کر سکتی۔اسی چٹھی میں ضلعی حکومت سرگودھا نے فنانس سیکرٹری پنجاب سے استدعا کی ہے کہ اسے اضافی فنڈز مہیا کئے جائیں جو کہ ابھی تک جاری نہیں کئے گئے ہیں۔

(د) ان اسامیوں کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے تو ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق بھرتیاں کر لی جائیں گی۔

صوبہ میں جعلی ادویات کی فروخت کا مسئلہ

*3949: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات کی فروخت جاری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جعلی ادویات کی تیاری اور فروخت کے خاتمے کے لئے Drugs Act 1976 کے تحت اقدامات کئے جاتے ہیں محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اس Act کے تحت ڈرگ رولز 2007 بنائے ہیں جن کے مطابق جعلی ادویات کے کاروبار کے خلاف ایک بھرپور مہم چلائی گئی ہے۔ اس گھناؤنے کاروبار پر بڑی حد تک قابو پا لیا گیا ہے اور محکمہ صحت اس سلسلہ میں اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

نومبر 2008 سے اپریل 2011 تک کے عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں 132912 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی گئی۔65034 ادویات کے نمونہ جات برائے تجزیہ لئے گئے۔ 945 ادویات غیر معیاری پائی گئیں۔289 نمونہ جات جعلی ثابت ہوئے۔13751 دکانوں

کے چالان کئے گئے جبکہ 5951 دکانیں سر بمہر کر دی گئیں۔اس دوران ڈرگ کورٹس سے ڈرگز انسپکٹروں کی طرف سے دائر کردہ مقدمات پر مبلغ۔/87593600روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب) ڈرگز ایکٹ 1976 کے تحت ادویات کی تیاری کے لائسنس اور ان ادویات کی رجسٹریشن جاری کرنے کا اختیار وفاقی حکومت کے پاس ہے وفاقی سطح پر قائم مرکزی لائسنسنگ بورڈ اور رجسٹریشن بورڈ ادویات کی تیاری، رجسٹریشن اور پرائسنگ کے ذمہ دار ہیں۔جبکہ ادویات کی فروخت اور کوالٹی کنٹرول کرنا وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

سنٹرل لائسنسنگ بورڈ درخواست دہندہ کی طرف سے مہیا کردہ دستاویزات کی مکمل جانچ پڑتال اور متعلقہ فیکٹری میں ادویات کی تیاری اور ٹیسٹنگ کے لئے موجود سہولیات کا جائزہ لینے کے بعد ادویات کی تیاری کے لئے لائسنس کا اجرا کرتا ہے۔سنٹرل لائسنسنگ بورڈ کے ممبران کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سنٹرل رجسٹریشن بورڈ لائسنس یافتہ ادویات ساز اداروں یا درآمد کنندگان کی طرف سے دی گئی ادویات کی رجسٹریشن کی درخواستوں پر متعلقہ دستاویزات اور ماہرین کی رپورٹ کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہے۔سنٹرل رجسٹریشن بورڈ کے ممبران کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3980: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کب کتنی لاگت سے تعمیر ہوا، اس میں کتنے وارڈ بنائے گئے ہیں، ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے آپریشن تھیٹر بنائے گئے ہیں ہر آپریشن تھیٹر میں کون کون سے طبی آلات فراہم کئے گئے ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹوں کی مشینری حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(د) کتنی مشینری خراب ہے اور کتنی ابھی تک ڈبوں میں بند پڑی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ڈبوں میں بند مشینری کو استعمال میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر کا کام 04-06-12 کو شروع ہوا۔ 05-08-08 کو OPD اور 07-09-15 کو Indoor کا کام شروع ہوا۔ان انسٹیٹیوٹ پر اب تک 1100.36 ملین روپے خرچ ہوئے۔اس میں مندرجہ ذیل وارڈ بنائے گئے ہیں۔

نمبر شمار	وارڈ کا نام	تعداد بیڈز
1	ایمرجنسی وارڈ	16
2	سی سی یو، آئی سی یو	79
3	جنرل وارڈ	56
4	پرائیویٹ وارڈ	50
	ٹوٹل:	201

(ب) اس میں پانچ آپریشن تھیٹر بنائے گئے ہیں۔ہر آپریشن تھیٹر میں فراہم کردہ طبی آلات کی فہرست (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے ہسپتال ہذا کو فراہم کی جانے والی طبی مشینری اور ٹیسٹوں کی مشینری کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) خراب مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(I UPS (Riello) ایک عدد

(ii Chemistry Analyzer ایک عدد

(iii Ultrasonic Nebulizer ایک عدد

(iv UPS (Angiography Machine) ایک عدد

کوئی بھی مشینری ڈبوں میں بند نہ ہے۔

(ہ) تمام مشینری نصب کر دی گئی ہے کوئی بھی مشینری ڈبوں میں بند نہ ہے۔

جناب سپیکر: علی حیدر نور خان نیازی صاحب کی بات سے محترمہ فوزیہ بہرام کی دل آزاری ہوئی ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میری کس بات سے دل آزاری ہوئی ہے، میں نے تو کسی کو کوئی گالی نہیں دی؟

جناب سپیکر: اگر آپ کی زبان سے نکلی ہے تو مہربانی کر کے معذرت کر لیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے اپنی زبان پر بڑا کنٹرول ہے۔ معذرت وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں یہ نہیں پتا ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، آپ اس ایوان کے منصف ہیں، آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ نے بھی سب کچھ دیکھا ہے کہ یہاں پر کیا کچھ ہوا ہے؟ اگر آپ کا انصاف پھر بھی یہ کہتا ہے تو میں ایسے انصاف کو ماننے سے انکار کرتا ہوں کیونکہ میں نے کسی سے کوئی بدتمیزی نہیں کی۔ میں عورتوں کا احترام کرتا ہوں۔ میں نے ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان نے دیکھا کہ یہاں جو کچھ ہوا۔ میں نے کسی سے کوئی نازیبا بات نہیں کی تو میں کس بات کی معافی مانگوں۔ پیچھے سے میری طرف جو کاغذات پھینکے گئے، آگے آ کر انہوں نے میرے متعلق جو الفاظ استعمال کئے ان پر مجھے آپ سے انصاف چاہئے۔ یہ صوبے بنانے کی بات کرتے ہیں تو میری بات اس حوالے سے مکمل نہیں ہوئی تھی لہذا میری بات مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! پہلے میری بات غور سے سنیں اور اس معاملے کو ختم کریں کیونکہ محترمہ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ نیازی صاحب! ماحول کو اچھا کیجئے میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں۔ اگر آپ کی طرف سے کوئی بات ہوئی ہے تو اسے withdraw کریں۔ اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں چلے گی جب تک یہ معاملہ نمٹ نہیں جاتا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! پورا پاکستان ان کا اصل چہرہ دیکھے گا اور ایک دفعہ نہیں، سو دفعہ کارروائی نہ چلائیں۔ پہلے یہ اس بات کا جواب دیں کہ پنجاب حکومت کی 250 میگاواٹ نندی پور پر بجلی پیدا کرنے کے لئے اربوں روپے کی مشینری کراچی پورٹ پر ایک سال سے آئی پڑی ہے جس پر بھاری بھر کم جرمانہ بھی پڑ رہا ہے لیکن اس مشینری پر کمیشن لینے کے لئے اور رشوت لینے کے لئے اسے رکوا دیا گیا ہے جبکہ پنجاب کے عوام بجلی نہ ہونے سے گرمی میں مر رہے ہیں اور یہ لوگ سیاست کر رہے ہیں۔ پہلے جا کر یہ اپنے وزیر اعظم سے کہیں کہ وہ مشینری کراچی پورٹ سے پنجاب لانے کے لئے آرڈر کرائیں۔ نندی پور میں بجلی کا پلانٹ لگانے کے لئے ایک سال سے مشینری کراچی پورٹ پر سڑ رہی ہے جبکہ نندی پور میں 250 انجینئر ایک سال سے فارغ بیٹھے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جنوبی پنجاب کا میر صادق نیازی اور جنرل نیازی ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! یہ پاکستان کے [********] ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں جبکہ جنرل نیازی کے وقت ذوالفقار علی بھٹو صاحب بھی موجود تھے جس کے یہ خود ذمہ دار ہیں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! مہربانی کریں اور میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جنوبی پنجاب کو الگ صوبہ بنانے کے حوالے سے قرارداد کو Out of Turn ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں جو واقعہ رونما ہوا ہے تو میں دیانتداری کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہیں اور ہم پنجاب کی 9 کروڑ عوام کی منتخب آواز ہیں جو اپنے حلقوں اور نمائندوں کی بہت بڑی امیدیں اور خواہشات لے کر یہاں آتے ہیں۔ یہاں جو واقعہ ہوا ہے اور میرے بھائیوں نے بات کی ہے تو وہ بات کریں اور ہم ان کی بات کو کھلے دل سے سنیں گے کیونکہ یہ ان کا جمہوری حق ہے۔ اگر حکومتی بنچوں سے بات کرنا چاہیں تو اِن کا بھی یہ حق ہے کہ وہ اُن کی بات بھی سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مارشل لاء کا regime نہیں ہے کہ کسی کی زبان پر تالے لگائے جائیں اور انہیں روکا جائے۔ اگر علی نور نیازی نے بھی اپنا point of view express کیا ہے اور اگر وہ اپنا point of view express کر رہے تھے تو پیچھے سے ان کے خلاف جو باتیں کی گئیں وہ بھی غلط تھیں جن کی ہم تائید نہیں کرتے۔ ہماری مائیں اور بہنیں ہیں جن کا ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے احترام کرتے ہیں۔ رمضان کا مقدس مہینہ ہے اور ہمیں اس مہینے کی عظمت اور حرمت کا خیال کرنا چاہئے۔ اگر جنوبی پنجاب کو صوبہ بننا ہے تو بنے گا اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1298 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"وزیراعلیٰ مستی خیل" کی نعرہ بازی)

ہمارے قائدین نے ایک اعلان کیا ہے کہ ایک کمیشن ہو گا جس میں ہم بیٹھیں گے اور بات کریں گے کہ کتنے صوبے پاکستان کے اندر بننے ہیں۔ جو کسی کا حق ہے اس پر بیٹھ کر فیصلے کریں گے۔ اگر ہم نے مفاہمت کی سیاست تین سال تک کی ہے تو اس میں ہم نے اٹھارہویں آئینی ترمیم، انیسویں آئینی ترمیم دی اور این ایف سی ایوارڈ دیا۔ اگر کسی اور کی کوئی آواز ہے تو ہم بیٹھیں گے جس کے لئے کمیشن بنا دیا گیا ہے جہاں بیٹھ کر ہم فیصلہ کریں گے لیکن اس طرح کسی کی آواز کو کوئی نہیں روک سکتا۔ راجہ صاحب! ہمیں ایسے point scoring نہیں کرنے چاہئیں۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ بار بار پوائنٹ آف آرڈر لیں۔ آپ کی ایک اہمیت ہے، اس اہمیت کو اپنی جگہ پر قائم رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم اپنے معزز بھائی مستی خیل صاحب کو جو انہوں نے الفاظ کہے ہیں کہ "جنوبی پنجاب نے صوبہ بننا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا" ان الفاظ پر ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جنوبی پنجاب کے کسی بھی ممبر کے دل پر ہاتھ رکھیں اور اگر اس کے دل سے یہ آواز نہ نکلے کہ "جنوبی پنجاب بن کے رہے گا صوبہ" تو آپ ہمیں جو بھی سزا دینا چاہیں ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ یہ تخت لاہور الٹنے والا ہے، یہ ہل رہا ہے اور اب یہ جانے والا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ روئی پھٹنے کی خوشبو جو لاہور کی سڑکوں سے آتی تھی انشاء اللہ اب یہ بہاولپور اور ملتان کی سڑکوں سے بھی آئے گی۔

جناب سپیکر: معزز ممبران تشریف رکھیں، اب میں شاہد انجم صاحب کو floor دیتا ہوں۔ شاہ صاحب! نہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ اچھا طریقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ اچھا طریقہ ہے۔ آپ مجھے dictate کرنا چاہتے ہیں؟ میں آپ کی بات نہیں مانوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کا احترام کرتا ہوں لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ کا احترام کرتا ہوں لیکن مجھے ہاؤس چلانے دیں۔ جی شاہد انجم!

چودھری شاہد انجم: جناب سپیکر! میرے معزز ممبر بھائی نے آج جس issue پر بات کی ہے۔[***]

جناب سپیکر: معزز ممبر کے بارے میں ایسے الفاظ حذف کر دیئے جائیں۔(قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

چودھری شاہد انجم: جناب سپیکر! آج چودھری ظہیر الدین صاحب، راجہ ریاض صاحب اور نور خان نیازی نے جو صوبے کی بات کی ہے تو جنوبی پنجاب کو صوبہ بننا چاہئے۔[*******](قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House. Order in the House.

چودھری شاہد انجم: جناب سپیکر! جس جگہ پر بھی صوبے کی ضرورت ہے وہاں صوبہ بننا چاہئے لیکن مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ظہیر الدین صاحب اور راجہ ریاض صاحب نے جنوبی پنجاب کے صوبہ بننے کی جو بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہاولپور بحالی صوبہ کی جو جدوجہد 1960 سے بلکہ 1950 سے چل رہی ہے اس کو نقصان پہنچانے کی سازش کی گئی ہے۔ میں اس سازش کی مذمت کرتا ہوں۔ 30۔اپریل 1951 کو حکومت پاکستان اور بہاولپور کے ruler کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا کہ بہاولپور صوبہ بنے گا۔(شوروغل)

میں اب جنوبی پنجاب کے صوبہ کی بات کر رہا ہوں، اب تو انہیں خاموش ہو جانا چاہئے۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House. Order in the House.

چودھری شاہد انجم: جناب سپیکر! 1951 میں وعدہ کیا گیا تھا کہ بہاولپور صوبہ بحال کیا جائے گا۔ پہلے بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے اس کے بعد اس ملک میں نئے صوبوں کی بات کی جائے۔ 14۔اکتوبر 1955 کو بہاولپور ریاست کا وجود ختم کیا گیا اور اسے مغربی پاکستان میں ضم کر دیا گیا۔ 1971 میں جب یحییٰ خان نے ون یونٹ ختم کیا، صوبے بحال ہوئے تو بہاولپور صوبہ کو صوبہ پنجاب کا حصہ بنا دیا گیا۔ میری ایک قرارداد ہے کہ بہاولپور صوبہ ون یونٹ سے پہلے جس پوزیشن میں تھا اس پوزیشن میں بحال کیا جائے اور مجھے قرارداد پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ اجازت نہیں دی جا سکتی، میں اس بارے میں اپنا فیصلہ محفوظ رکھتا ہوں۔

اب میں ہاؤس کو غیر معینہ مدت کے لئے adjourn کرتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(103)/2011/440. Dated. 11th August 2011.The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. August 11, 2011 (Thursday) on the conclusion of sitting on that day.

Lahore,
August 11, 2011

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
***SPEAKER*"**